

زادِ راہ

(صلوٰۃ و سلام)

درود و سلام کا ایک نذرانہ
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

مُرتَّبہ

از غلامانِ محمدؐ

سید حامد حسن بلگرامی

برائے ایصالِ ثواب اور دعاؤں میں یاد رکھیں
والدین عبد الحنفی قادری۔ سرفراز بانو اور جملہ مومنین

فون نمبر: ۶۳۴۴۱۷۳
۶۳۴۹۸۲۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

زادِ راه

(صَلَاةٌ وَسَلَامٌ)

درود و سلام کا ایک نذرانہ ہر روز کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور



مرتبہ ————— یکے از غلامِ غلامِ از محمد

(سید حامد حسن بلگرامی)

۲۷ رجب المرجب ۱۳۹۳ھ

۲۷ اگست ۱۹۷۳ء

بَلَغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ

كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ

حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ

صَلُّوا عَلَيَّ وَآلِهِ

فہرست

صفحہ	عنوان
۱	تحدیثِ نعمت
۶	باب اول - عظمتِ رسولؐ
۱۱	باب دوم - نزولِ رحمت
۲۲	باب سوم - اللہ و رسولہ
۵۰	باب چہارم - الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ:-
۵۲	الف:- صَلَاةُ الصَّلَاةِ
۶۰	ب:- دَعْوَةُ الصَّلَاةِ
۶۲	ج:- احادیث مبارکہ سے چند منتخب درود
۶۹	د:- چند دیگر درود
۸۰	۴:- وہ درود جو استہادِ محترم اور دیگر بزرگوں نے عطا فرمائے۔
۸۸	و:- درودِ زیارت
۹۴	باب پنجم - بَابُ السَّلَامِ
۱۰۳	تتمہ:-

بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

○

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

○

سراج کی مبارک شب ہے۔ عروجِ انسانیّت، کمالِ بندگی کی
شب ہے۔ وہ شب ہے جس میں اللہ نور السموات والارض اپنے عید کو
مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ لے گیا۔ پھر آسمانوں کی نیر کرائی اور اس قُرب
خاص سے نوازا جسے قَابُ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی سے تعبیر فرمایا گیا جہاں
احدیت اور واحدیت کا راز کھل گیا اور عبد نے معبود کو پایا۔
حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ رجب اللہ
کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک میری امت کا
مہینہ ہے۔

۲۷ رجب کی شب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عروج پر شاہد اور
انعاماتِ الہی کی شب ہے شعبان المبارک کا مہینہ ان انعامات کی تقسیم کا
اور حجلہ امور کے فیصلوں کا مہینہ ہے۔ اسی کی ایک مبارک شب یعنی

پندرھویں کی شب میں اللہ سبحانہ آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی
آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے :-

”۔۔۔ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخش

دوں کوئی رزق مانگنے والا ہے میں اس کو رزق دوں، کوئی گرفتار

بلا ہے میں اس کو عافیت دوں اور ایسا فرماتا ہے یہاں تک

کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ - مشکوٰۃ)

یہی وہ شب ہے جس میں اللہ جل شانہ اپنے گنہگار بندوں کو (بنی) کلب کی

بکریوں کے بالوں کے بانداز آگ سے نجات دیتا ہے۔ یہ سب صدقہ

ہے اسی ذاتِ بابرکات کا جس کو سحۃ لِّلْعٰلَمِیْنَ کے لقب سے قوازا

کیا جنہیں ”خالقِ عظیم“ جنہیں رؤف الرحیم فرمایا گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یقیناً یہ بڑی رحمت کا مہینہ ہے۔ رحمۃ لِّلْعٰلَمِیْنَ کا مہینہ ہے۔

ہاں۔ رمضان المبارک کا مہینہ امت کا مہینہ ہے فیوضِ برکات

کے حصول کا مہینہ ہے غفر و رحمت میں آنے کا مہینہ ہے۔ یہی وہ مہینہ

ہے جس میں انسانیت کی ہدایت اور درمندوں کے قلوب کی راحت

تسکین کے لیے قرآن حکیم کی سی نعمتِ عظمیٰ بارگاہِ ربِّ العزت سے عطا

کی گئی اور یہی برائیوں سے بچنے اور نیکیوں میں سبقت لے جانے کا مہینہ

ہے جو عذابِ الہی کے لیے سپر ہے اور انعاماتِ الہی سے زندگی کو محفوظ

گرنے کا ذریعہ ۔

مطلق کی بات یہ ہے کہ

۱۲ رجب المرجب صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے
عروج کی شب ہے

اور

۱۳ رمضان المبارک قرآن حکیم کے نزول کی شب ہے ۔ جو
ہدایت ہے ، رحمت ہے ۔

گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جانا ، ان
کے حکم پر سر جھکا دینا ۔ آپ کے باور پر باور کر کے ہر بات کو قبول کرنا ۔
ایمان ہے ۔ اسلام ہے ۔

پھر

اس ایمان کو جو نعمت قرآن عطا ہوئی اس کو مضبوطی سے پکڑے رہنا کلام
سے متکلم کے پانے کا وسیلہ ہے ۔ شرط یہ ہے ۔ کہ نظر صاحب کتاب
صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر جمی رہے تاکہ وہ دعا جو قبول ہونے ہی کے لیے تاری
گئی ہے ہم اس کے اہل بن سکیں اور کہیں ۔ (اللہم)

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ (امین)

یاد رہے کہ اصل نعمت نبوت ہی ہے جو ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوئی اور ختم ہوئی۔ اور راہ نبوت کی شمعیں، صدیقین، شہداء و صالحین ہیں جو راہ حق پر گامزن، سالکین کے لیے راہوں کو منور کرتے جاتے ہیں، اور شریعت، طریقت اور حقیقت کی معرفت عطا کر کے نور علی نور تک پہنچا دیتے ہیں

واضح رہے کہ

طہارت ہے

شریعت کا پہلا زمینہ

استغفار ہے

طریقت کا پہلا زمینہ

اور راہ حق و ہادی برحق اور حقیقت کو جانے کا وسیلہ صلوٰۃ و سلام ہے۔ جو راہ حق کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی۔ کہ صلوٰۃ کے معنی درود کے بھی ہیں اور صلوٰۃ ہی کے معنی نماز بھی یہاں دوئی سے گزرنے کا توجہ مطلقہ میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اسی مبارک شب میں جو عروج سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، حضور ہی کے دربار سے پائے ہوئے عطیہ فیوض القرآن پر نظر ثانی ختم ہوئی اور دوسری بار اس کی طباعت و اشاعت کا انتظام فرما دیا گیا۔ اب کرم بالائے کرم یہ ہے کہ اسی مبارک شب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن رحمت سے وابستگی اور

خاتمہ بالخیر کے لیے ایک ”نہادِ سادہ“ کی ترتیب قلب و نظر کو عطا
 ہوئی جس کی ابتداء بھی اسی شب میں کی جا رہی ہے۔ کیا عجب ہے کہ
 یہی ”نہادِ سادہ“ پہلے جنتِ دنیا یعنی مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 میں قیام کے اسباب فراہم کر دے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دائمی
 رحمتِ بے پایاں کے لیے وسیلہ بن جائے۔ جان جان فقیروں کے سپرد
 ہو اور نظریں جانِ ایمان پر لگی ہوں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

باب اول

عظمت رسول

فخر عالم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام عظمت و شان کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ اللہ جل شانہ خود حضور پر نور پر درود بھیجے، اس کے فرشتے بھی درود بھیجیں اور مسلمانوں کو یہ سعادت عطا ہو کہ جو کام اللہ رب العزت خود کرتا ہے انہیں بھی اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا جائے چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے :-

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (سورة الاحزاب ۵۶)

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو)

مفسرین کرام نے اللہ کے درود بھیجنے سے حضور پر نور پر رحمتیں نازل فرمانا، آپ کو مقام محمود، مقام شفاعت، پر پہنچانا مراد لیا ہے۔ ملائکہ کا درود دعا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مراتبِ عظمیٰ کو بلند بلند تر کرنے کی۔ اور آپ کی امت کے لیے اللہ سے طلبِ مغفرت کی۔

راس المسحوثین حضرت مولانا محمد زکریا مدظلہ العالی نے اپنے رسالہ فضائل درود شریف میں اس آیت مبارکہ کے متعلق چند امور کی طرف توجہ مبذول فرمائی ہے۔

(۱) آیت مبارکہ کو راق سے شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے۔

(۲) یُصَلُّونَ کا صیغہ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام یعنی ہمیشگی اور تواتر کے ساتھ رحمت بھیجنے پر دلالت کرتا ہے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو التَّيِّبِ کے ساتھ بجائے مُحْكَمٍ کے تعبیر فرمانا غائت عظمت اور غائت شرافت کے سبب ہے۔

(۴) علماء کرام نے صلوة علی النبی کا مطلب نبی کی ثنا اور تعظیم، رحمت اور عطاوت مراد لیا ہے۔

الغرض اس سے بڑی سعادت اور انس سعادت سے زیادہ کسی عمل کا انعام نہ ہو سکتا ہے نہ تصور کیا جاسکتا ہے۔ بندہ کا ذات مقدسہ پر درود بھیجنا بیک وقت باری تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور وحدت مطلقہ کا صدق دل سے اعتراف ہے اور حضور کی رحمت بے پایاں سے مسلسل فیض یاب ہونے اور فیض یاب رہنے کی دعا ہے کہ آپ ہی خاتم المرسلین ہیں۔ سرور کائنات پر درود بھیجنے کا حکم نہ صرف زبان سے درود پڑھنے

پر مبنی ہے بلکہ اس کے جلو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لامتناہی محبت اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جلیلہ کی تعریف، توصیف اور ذکر سب ہی شامل ہے اور سب ہی باعث ہزار رحمت ہے۔ یہ ایمان مکمل کا اعلان، ہادی برحق کی نظر کرم پر ایمان اور ان کے تبعین کی عظمت شان کو صدق دل سے قبول کرنے اور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کا بیش بہا وسیلہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا۔
یہاں درود شریف کی فضیلت کے متعلق چند احادیث کا ذکر تازگی ایمان کا موجب ہوگا۔

۱) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہو۔

۲) حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ میں اس کے لیے کتنا وقت مقرر کروں اپنے اعمال اور ادا میں سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر تو چاہے، زیادہ کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا آدھا وقت مقرر کروں فرمایا جس

قدر تو جیسا ہے۔ اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے کہا دو تہائی وقت مقرر کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر تو چاہے۔ اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے کہا اپنی دعا کا سارا وقت مقرر کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کفایت کرے گا اور تیرے دین و دنیا کے مقاصد پر اکرے گا اور تیرے گناہ دور کیے جائیں گے (ترمذی، مشکوٰۃ شریف)۔

۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو گے تب تک تمہاری دعا آسمان اور زمین کے درمیان محلق لٹکی رہے گی ذرا بھی اوپر نہیں چڑھے گی۔ (ترمذی شریف)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ سبحانہ اور ملائکہ اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

۵۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر ہزار بار درود بھیجے نہ مرے گا جب تک اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے۔ (زاد السعید)

اختصار کے لیے ان چند احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اور

اس درود و سلام کی ابتدا ان دو رحمتوں سے کی جاتی ہے جو امتِ
 محمدیہ کو حضور سرور الارباب و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے
 صدقہ میں ملیں اور جن کی رحمتوں کا سلسلہ تا قیام قیامت اور اس کے بعد
 بھی جاری رہے گا۔

باب دوم

نزولِ رحمت

اللہ — رحمن و رحیم — حضور ﷺ — رحمتہ للعلَمین

جب یہ جان لیا تو یہ حقیقت بھی آشکارا ہو گئی کہ جملہ رحمتوں کا نزول ہمارے آقا سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ آپ ہی کے صدقہ میں ہوتی ہے۔



رحمت کے اس لامتناہی سلسلہ کو جو عرش سے فرش تک، مشرق سے مغرب تک، افراد سے جماعتوں تک، اقوام و ملل سے جملہ کائنات تک پاری و ساری ہے۔ جن دو رحمتوں سے متعلق کیا جاسکتا ہے ان میں سے ایک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ہے

اور

دوسرا کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے



ان دو رحمتوں کے مختصر ذکر کو اللہ جل شانہ کا اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے (یعنی رحمتیں نازل فرمانے) کی وسعتوں اور رفعتوں کی تفسیر سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ مختصراً ان کا الگ الگ ذکر تجلیات رحمت کو سمجھنے اور قلب کو نور ایمان سے منور کرنے میں معاون ہوگا۔

(۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس رحمت عظیم کے ذکر میں صرف چند احادیث مبارکہ کی طرف توجہ مبذول کرنا کافی ہوگا :-

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اتاری گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم تو فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلی دفعہ اتاری گئی یہ آیت حضرت آدم علیہ السلام پر توفیر یا حضرت آدم علیہ السلام نے کہ بے ڈر رہے گی اولاد میری عذاب سے جب تک ثابت رہے اس کے پڑھنے پر۔ پھر اٹھالی گئی یہ آیت۔ پس اتاری گئی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام پر پس پڑھا اس کو اس حال میں کہ وہ منجینق کے پلے میں تھے پس کیا اللہ تعالیٰ نے اُن علیہ السلام پر آگ کو ٹھنڈی اور سلامتی پھر اٹھالی گئی پیچھے اس کے۔ پس نہ اتاری گئی (یہ آیت) مگر حضرت سلیمان علیہ السلام پر اور

ان کے قریب فرشتوں نے اتر کر کہا کہ اب اللہ کی قسم پورا ہوا
ملک تیرا۔ پھر اٹھالی گئی۔

پس اتنا اس کو اللہ سبحانہ عزوجل نے مجھ (صلی اللہ علیہ وسلم)
پر اور آئے گی میری است قیامت کے دن اور کہتے ہوں گے ”بسم اللہ
الرحمن الرحیم“ پس جب رکھے جائیں گے ان کے عمل ترازو میں تو
بھاری ہوں گی ان کی نیکیاں۔ ————— فرمایا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھو تم اس کو اپنے خطوں میں پس جس وقت
کہ تم لکھو ان کو پس تم پڑھو اس کو۔

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف بسم اللہ لکھنے بلکہ اس کے
پڑھنے کا بھی حکم فرمایا کہ کاتب خود اس کے فیض سے محروم نہ رہے)
احادیث مبارکہ میں ہے کہ

تخلیق اول لوح و قلم میں قلم نے جو چیز لوح پر اول لکھی وہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔

احادیث مبارکہ میں اس آیت مبارکہ کا حضرت موسیٰ علیہ
سلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی نازل ہونا ثابت ہے
اور یہ بھی ثابت ہے کہ ہر بار یہ آیت امان و رحمت اٹھالی گئی اور باقی
ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تابعین اور امت پر (ماخوذ از

ترتیب شریف فضائل بسم اللہ

مفسرین کرام نے سورۃ فاتحہ کو قرآن عظیم کا خلاصہ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو سورۃ فاتحہ کا خلاصہ قرار دیا ہے۔ محدثین نے اس کی برکتوں، عظمتوں اور رحمتوں پر متعدد احادیث نقل کی ہیں۔ اور اس کے ہر حرف کے انوار و برکات کی طرف توجہ مبذول کی ہے۔ ان کے اسباب پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اللہ جل شانہ کے اس عظیم وعدہ کو امت تک پہنچایا ہے جس میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ ”نہیں ذکر کیا جائے گا نام اس کا (یعنی بسم اللہ کا) کسی چیز پر مگر اللہ اس کو شفا دے گا۔ اور نہیں ذکر کیا جائے گا نام اس کا کسی چیز پر مگر برکت کرے گا اللہ اس میں۔ اور جو شخص پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم داخل ہو گا بہشت میں۔“ (غنیۃ الطالبین)

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی بنا پر سلف صالحین نے یہ راز بھی بتا دیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ۱۹ بار نماز کے بعد پڑھنا دوزخ کے عذاب سے نجات کا موجب ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جو شخص ارادہ کرے کہ خلاصی دیوے اس کو اللہ تبارک و تعالیٰ آگ کے فرشتوں سے جو ۱۹ ہیں تو چاہیے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اس میں ۱۹ حرف ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ اس پر ہر حرف کو ان میں سے ہر ایک سے ڈھال کر دے گا۔

(ترتیب شریف فضائل تسمیہ)

جہاں رحمتوں کا یہ حال ہو۔ جہاں اللہ تعالیٰ رحمتوں کو ہر لمحہ نازل فرما رہا ہو۔ جہاں اس کے فرشتے ان رحمتوں کو ابر و باد و رزق و رزاق عفو و عافیت، فضل و کرم اور عنایات عام و خاص لے جانے اور عام کرنے میں ہمہ وقت مصروف ہوں تو کیا یہ سب کچھ ”يُصَلُّونَ عَلَى السَّبِيحِ“ کی تفسیر نہیں؟ کیا یہ استمراریہ دوامیت مضارع کے صیغہ کے علاوہ کسی اور طرح اس جامعیت اور اس اختصار سے بیان ہو سکتی تھی۔ ثناء یہ بھی وجہ ہو کہ اللہ رب العزت نے اپنے اسم مبارکہ کے بعد فرشتوں کا اس رحمت لامتناہی کے سلسلہ میں ذکر فرمایا۔ محبوب سبحانی، قطبِ زبانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور و معروف تصنیف ”غنیۃ الطالبین“ میں بسم اللہ کے انوار یوں بیان فرماتے ہیں :

”اللہ کا ذکر کرنے والوں کے لیے ”بسم اللہ“ ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ اہل قوت کے لیے عزت، عاجزوں کے لیے سہارا ہے۔ اللہ کے دوستوں کے لیے نور اور اس کے مشتاقوں کے لیے سرور ہے۔ رگوں کو راحت اور جسموں کو

سب بلاؤں سے نجات کا باعث، تمام کام اس کی برکت سے سرانجام پاتے ہیں۔۔۔ بسم اللہ عارفوں کے سر کا تاج اور واصلانِ حق کے لیے چمکتا چراغ ہے۔ اور بسم اللہ خدا کے عاشقوں کو غیر سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس نعمتِ عظمیٰ، اس رحمتِ بے پایاں سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں امت کو ملی ہے استفادہ کے لیے تررگانِ دین اور صوفیائے کرام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا پڑھنا کم از کم ۱۹ بار اور زیادہ سے زیادہ ۸۰۰ بار روزانہ اپنے پر لازم کر لیا ہے۔ یہ وہ عدد ہیں جو احادیث سے انھیں ملے ہیں اس کے علاوہ بعض بزرگوں نے اس کو ۱۱۱ - ۳۰۰ - ۵۰۰ یا ۸۶ بار اور اد میں شامل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ ہر شخص اپنی استطاعت کے بموجب اس سے مستفیض ہو سکے۔

المختصر

بسم اللہ رحمتوں کی وہ اہستہ ہے جس کی انتہا نہیں۔ اب دوسری رحمت کا ذکر ہے۔ جو جملہ فیض و برکات، انعاماتِ الہی، فیضانِ رسالت اور توحیدِ مطلقہ کے یافت کی کنجی ہے۔ یہی وہ رحمتِ کاملہ ہے جس کی تکمیل نہی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مقدر فرمادی گئی تھی۔ یہی وہ رحمتِ خاص ہے جس پر قرآنِ عظیم کا حرفِ شہد ہے

اور یہی وہ عظیمہ الہی ہے جس کا درد اور حیرتِ عمل رحمۃ للعلمین کے پانے، اللہ سے واسطہ ہونے کا وسیلہ ہے۔

یہ دوسری رحمت ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

اس کلمہ طیبہ پر قرآن، حدیث میں اتنا کچھ ہے اور مفسرین کرام اور محدثین حضرات نے اتنا کچھ لکھا ہے کہ یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں اور نہ اس کا مختصر بیان ہی یہاں ممکن ہے۔ البتہ سورہ ص کی تفسیر کے سلسلہ میں جو مفسرین نے لکھا ہے اس کی طرف مختصراً اشارہ کافی ہے:

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب بیمار پڑے تمام قریش مکہ جس میں ابو جہل بھی تھا ان کی عیادت کو آئے اور ابوطالب سے شکایت کی کہ آپ کے بھتیجے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں۔ ان کو سمجھائیے۔ ابوطالب نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ اگر دل سے اس کو مان لیں تو تمام عرب ان کا مطیع ہو جائے اور عجم ان کی خدمت میں جزیہ پیش کرے۔ سب نے کہا ایک ایسی بات کیا ہم دس باتیں ماننے کو تیار ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صرف اتنا ماننے کی

ضرورت ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یعنی اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں آپ کا اتنا فرمانا تھا کہ سب غصہ میں آکر کھڑے ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت سے وہ متاثر تھے گو ایمان نہ لائے تھے۔ اسی کلمہ طیبہ کی دوسری جگہ قرآن حکیم میں ایک شجر سے تشبیہ دی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

الْحُرْتُ كَيْفَ ضَرَبَ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝ (ابراہیم ۱۴ : ۲۴)

[کیا آپ نے غور نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (توحید و ایمان) کی کیسی اچھی مثال بیان فرمائی (اس کی مثال یوں ہے) جیسے ایک پاکیزہ درخت کہ اس کی جڑیں مضبوطی سے قائم اور ڈالیاں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں۔]

بعض مفسرین نے کلمہ طیبہ سے یہاں ”ایک اچھی بات“ ہی مراد لیا ہے اگر ترجمہ یوں سمجھا جائے تو کلمہ طیبہ جو سب سے اچھی اور اعلیٰ بات ہے اس کی مضبوطی، وسعت، رفعت اور رحمت کا کیا کہنا۔

احادیثِ مبارکہ میں کلمہ طیبہ کے بے شمار فضائل کا ذکر ہے۔ اسے ”أَفْضَلُ الذِّكْرِ“ فرمایا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے والوں کے لیے جنتِ نعیم کے وعدے ہیں حقیقت یہ ہے کہ کائنات کے وزوئیں

جس نور یا سرور کے آمد کے منتظر تھے اور پروردگارِ عالم جس نعمتِ عظمیٰ کی تکمیل حضور سرورِ کائنات کی ذاتِ مقدسہ پر کرنا چاہتا تھا اس کے جسم و جسمانیہ کے ساتھ ظہور پذیر ہونے کے ساتھ اس کا کلمہ، دینِ متین کی تکمیل کا ضامن اور حیاتِ ابدی پانے کا وسیلہ بنا۔

یہی وجہ ہے کہ تمام شریعتِ اسی کلمہ طیبہ کی تفسیر ہے۔ اور تصوف کے تمام سلسلے اسی کلمہ کے ورد کی تربیت اپنے اپنے انداز سے کرتے ہیں۔ تاکہ شخصیت سنورے۔ تزکیہ نفس ہو اور معرفت کے دریچے کھلیں

بڑے بڑے سالکین اسی راہ پر گامزن ہیں لیکن کوئی اس کی انتہا کو نہ پہنچے ہیں نہ پہنچ سکتے ہیں۔ حضرت ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا ہے۔

وہ کلمہ پڑھنے سے انسان مومن ہوتا ہے لیکن جب تک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات سے متصف نہیں ہوتا کلمہ کا راز اس پر نہیں کھلتا۔ کلمہ کے تین حال ہیں۔ بدائت (ابتدا) وسط اور نہایت۔ جب تک کوئی انتہا کو نہ پہنچے اسے کمال نہیں کہہ سکتے۔ یہ کلمہ حبلِ حقائق اور صداقتوں کے چھپے ہوئے خزانوں کی کنجی ہے۔ جو بھی علم ہے اسی سے ہے۔ رہروانِ راہ حق کا دار و مدار، انتہا اسی پر ہے۔ پہلے کہنا، بعدہ

جاننا اور آخر میں ہو جانا۔ کلمہ کی حقیقت سمجھنے والوں میں سے بعض لا الہ
کی وادی میں رد گئے بعض الا اللہ کے دائرے میں ٹھیر گئے تھوڑے
ایسے ہیں جو محمد رسول اللہ کی حقیقت تک پہنچے۔

اسی راز کو ایک دوسرے بزرگ نے بڑی محبت سے یوں کہا ہے:
”کلمہ کی نہ پوچھ سکیں ری پڑ ہے ساری خدائی کلمے میں“
اور ایسا کیوں نہ ہو

جب اس رحمت کاملہ کے لیے ہزار ہا انبیاء علیہم السلام کو بھیجا
گیا اور جب صفات سے آگے ذات کی یافت اور توحید مطلقہ کی وہ معرفت
جس کا شعور انسانی و قلب انسانی تحمل ہو سکے دینا منظور ہوا تو اس نبی پر
جسے خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین کے لقب سے نوازا گیا اس رحمت کی
تکمیل کی گئی۔ ”اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ“ کے طرہ امتیاز سے سر فراز
فرمایا گیا اور بتا دیا گیا کہ جب تک توحید خالص کے پرستار نہ بن جاؤ گے
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ کو نہ سمجھ سکو گے۔

یہ لکھنے کی اجازت دیجئے کہ اگر آپ نے کسی استاد یا شیخ سے کلمہ سے
مستفید و مستفیض ہونے کی تربیت حاصل نہیں کی تو اس کی ابتداء اب کر لیجئے
اس کا آسان طریقہ ایک بزرگ نے یوں تعلیم فرمایا ہے:

کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ فجر کی نماز کے بعد

دس بار ظہر کی نماز کے بعد بیس بار عصر کی نماز کے بعد بیس بار مغرب کی نماز کے بعد چالیس بار اور بعد عشاء پچاس بار پڑھنا اپنے معمول میں شامل فرمائیے۔

یہ اس لیے ضروری ہے کہ

حضرت رسول اللہ علیہ وسلم پر جن نعمتوں و رحمتوں کا، نزول رب العزت، ہر گھڑی فرما رہا ہے آپ ان رحمتوں کے فیضان سے اپنا نصیبہ پائیں۔

بہائی

دنیا میں جو رحمتیں ہیں وہ سب اسی بِصَلَوٰنَ عَلَی السَّجَّۃِ کی تفسیر ہیں اس کی ابتدا بسم اللہ ہے اس کی انتہا کلمہ طیبہ ہے۔
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج۔

(۳:۵۴)

باب سوم

اللہ ورسولہ

الْحَمْدُ لَهُ كَمَا يَتَّبِعِي لِجَلَالِ وَجْهِهِ وَعَظِيمِ سُلْطَانِهِ
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ الَّذِي ! بَلَغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ



دو رحمتوں کا ذکر ہوا۔ اب اس نزولِ رحمت کو ایک اور رحمت سے
ایک بزرگ کے قلب و فطر سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی
جا رہی ہے۔

بہاول پور کے دوران قیام میں ایک رسالہ وہاں کے مشہور
کتب خانہ میں نظر سے گزرا جو نہ صرف جاذبِ نظر تھا بلکہ ان اسرار کو
اپنے آغوش میں لیے ہوئے تھا جن تک رسائی محض فیضانِ رسالت
ہی سے میسر آ سکتی ہے۔ یہ رسالہ نہایت منقش، مرصع اور مطلقاً تھا۔
رسالہ کا نام سرورق پر اسماء الحسنیٰ قلمی عربی۔ نوشتہ تقریباً ۱۲۰۰ھ
درج تھا۔ رسالہ پر ان بزرگ کا نام نہیں جن کے قلب کو یہ عطیہ ربانی
میسر آیا۔ شاید انہوں نے اپنا اسم گرامی ظاہر فرمانا کمالِ عاجزی

محبت کے منافی سمجھا۔ لیکن یہ رسالہ خود ان کی بزرگی اور مراتبِ عقلیہ پر شاہد ہے۔

اس رسالہ میں حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماء مبارکہ نسبتاً چھوٹے خط میں لکھے ہیں۔ اللہ سبحانہ کا اسم پاک خدا کے ساتھ ہے اور حضور کا اسم مبارک عموماً بیت کے ساتھ۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارکہ پر ابھی حالِ ثواب کے بعد یہ اسماء الحسنیٰ اور اسماء مبارکہ کو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرنے والوں کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔

واضح رہے کہ ذات کی یافت بلا ذات کے نہیں ہوتی۔ اور صفات ذات سے آگے تصور نہیں کیے جاسکتے۔ البتہ صفات ذات ہی کے ہوتے ہیں۔ ذات، صفات سے بلند و بالا ہے۔

ان اسماء الحسنیٰ اور اسماء مبارکہ کا یہاں نقل کرنے کاغشا یہ ہے کہ یہ بات بھی ذہن نشین ہو جائے کہ ربِّ کریم جو کبھی احسان کائنات یا اپنی مخلوق پر فرماتا ہے وہ اسی برزخ کبرنی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہے، جو ان تجلیات اور انوار کے متحمل اور ان کو حسب استعداد اور حسب مرتبہ یا حسب ضرورت مخلوق میں عام فرمانے والے ہیں۔ نزولِ رحمت

کا کوئی بھی انداز ہو سب رگتیں ہمہ وقت حضور ہی پر نازل ہو رہی ہیں۔
باری تعالیٰ کی صفت کا جو بھی ظہور ہے وہ صفت اسی آئینہ محمدی میں جلوہ گر
ہوتی ہے۔ اور اسی آئینہ یا مہتاب نبوت میں اس کا فیضان عام ہوتا
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کے مقابل اس آئینہ محمدی
کی ایک صفت ہمہ تن عبدیت بنی ہوئی محمودِ کریم ہے اور اپنے خالق کی
اس صفت کے جلوے عام کر رہی ہے۔

اے

ان اسماء الحسنیٰ اور اسماء مبارکہ کو ان بزرگ کے قلب و نظر
سے پانے اور سمجھنے کی رب العزت سے دعا کریں۔ کیا عجب ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس کا کچھ عرفان ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔
تفہیم کی لذت کے لیے بعض الفاظ کے معنی فٹ نوٹ میں لکھے گئے
ہیں جو مسودے میں نہیں ہیں۔

رسالہ مرتب ہو چکا تھا کہ حضرت قبلہ عبدالمعبود صاحب مدظلہ کو جن کی شخصیت
محتاج تعریف نہیں اور جن کی محبت اور کرم فرمائیاں میرے ساتھ خاص ہیں۔ یہ رسالہ
حصولِ دعا کے لیے پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے اسماء الحسنیٰ
کے ابتدا میں "اَنْتَ اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِي لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ" اور اسماء الحسنیٰ کے آخر میں "الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ" تحریر فرمایا۔ یہ عبارت توسعین میں تبرکاً لکھی
گئی ہے اصل نسخہ میں نہیں ہے۔ (مترلف)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
(اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)

يَا اللَّهُ مُحَمَّدٌ

فٹ نوٹ : اللہ = علم ہے۔ اسم ذات ہے۔ اللہ کے باقی اسماء صفاتی ہیں۔ اسم ذات، اللہ صرف خالق کائنات کے لیے مخصوص ہے۔ نہ کسی دوسرے کو حقیقتہً نہ مجازاً ہی اللہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ اسم ذات جامع صفات ہے۔ اور جو بھی صفت بیان ہو وہ اسی اسم ذات کی ہوگی مثلاً اللہ رحمن ہے اللہ رحیم ہے۔ اللہ کریم ہے وغیرہ محققین نے لفظ اللہ کے معنی کی طرف کھوج کیا ہے اور معنی کے اعتبار سے اس سستی کی نشاندہی کی ہے جو عبودیت اور الوہیت کی حامل ہے۔ (۱) ان کا کہنا ہے کہ اگر لفظ اللہ تالہ سے مشتق ہے جس کے معنی تعبد کے ہیں تو معنی ہوں گے وہ ذات جو عبادت اور پرستش کے لائق ہے۔ (۲) اور اگر یہ الہ سے مشتق ہے جس کے معنی تکیہ کرنا سہارا ڈھونڈنا ہے تو اس کے معنی ہوں گے وہ ذات جس پر مخلوق تکیہ کرتی ہے اور اپنے مقاد اور ضرورتوں کے لیے اس کی طرف رجوع ہوتی ہے۔ (۳) اور یہ اگر وہ سے مشتق ہے جس کے معنی تحیر کے ہیں تو یہ معنی ہوں گے کہ وہ ذات جس کے

Marfat.com

Marfat.com

حمد اللہ ہی کے لیے ہے۔ احمد کے معنی بہت زیادہ حمد اللہ ہی کرتے والا۔ اور اس کے معنی "اپنے اچھے کاموں پر تعریف کیا گیا" بھی ہیں۔ اور محمد کے معنی ہی ہیں بہت تعریف کیا گیا۔ "بہت بہت تعریف کیا گیا" ظاہر ہے کہ وہی رسول جس کی تمام صفتیں تمام خوبیاں اس کے رب ہی کی عطا کردہ ہیں اپنے رب ہی کی صفات و کمال کو ظاہر کرنے والا ہے پس یہی "محمد" آپ کا اسم ذات ہوا جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا آئینہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے نام ان کے صفاتی نام ہوئے۔ پس جب اللہ کہیں اس کی فہم، اسکے معنی اور اس کی معرفت حاصل کرنا چاہیں اس کی ذات و صفات کے جمیع جلوے دیکھنا چاہیں تو نظریں محمد رسول اللہ ہی پر پڑیں گی جو اپنے رب کی جملہ صفات کا منظر اور اس کا نور برحق ہیں اللہ کے نام میں معبودیت ہے، یہاں عبدیت کاملہ۔ وہاں تحیر ہے۔ یہاں کیفیت تحیر میں سرگرداں اس کا نبی۔ وہاں خفی اور بلندیاں ہیں یہاں عبد کامل سرجود دفعنا لک ذکرک کی خلعت سے نوازا ہوا "فَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" کی منزل میں اپنے سے غافل اپنے رب کی یاد میں محو ہے۔

چنانچہ بزرگ مصنف نے جب "یا اللہ" کہہ کر اللہ کو ندا دی تو ان کے سامنے "محمد" ہی کا نقش، وہی سپر نورانی وہی اسم مقدس آیا جو خدا نما ہے +

یا رَحْمٰنُ | اَحْمَدُ

نوٹ : رَحْمٰن و رَحِیْم دونوں کا مادہ رَحْم اور ہر دو صیغہ مبالغہ پر دلالت کرتے ہیں لیکن رَحْم اللہ تعالیٰ کی وہ رحمت ہے جو بلا استحقاق وہ دوسروں پر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شانِ رحیمیت اچھے بُرے، نیک بد، خاص و عام ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ اپنی ساری مخلوق جس میں مومن کافر، نیک بد، سب شامل ہیں سب ہی پر مہربان ہے۔ اُسی نے سب کو پیدا کیا وہی سب کو روزی دیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہتری مہربان ہے اس نے دنیا میں انھیں سیدھی راہ دکھائی ہے۔

رحیم کے معنی بھی رحم کرنے والے کے ہیں لیکن اس کے معنی خاص ہیں یعنی نیکو کاروں پر آخرت میں رحم کرنے والا ہے۔ دنیا میں ان کی روحوں کو رحمتوں سے نوازنے والا۔ اور آخرت میں انعامات سے سرفراز فرمانے والا۔

رَحْمٰن کا لفظ خاص ہے اور اس کے معنی عام ہیں اور رَحِیْم کا لفظ عام ہے لیکن اس کے معنی خاص ہیں یعنی رَحْمٰن کا لفظ تو صرف اللہ کے لیے بولا جاتا ہے لیکن اس کی رحمانیت عام ہے اور رَحِیْم کا لفظ اللہ کے علاوہ دوسروں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے (جیسے زید رحیم ہے) لیکن یہ لفظ اپنی معنویت میں خاص ہے۔ مختصراً یوں سمجھیے کہ ”یا رَحْمٰن“ دنیا میں ”یا رَحِیْم“ آخرت میں۔

یا یوں کہیے کہ وہ جسم کی پرورش پر رحمن اور قوی کی تربیت پر رحیم ہے۔
(اقتباس از غنیۃ الطالبین)

ضحاک کا کہنا ہے کہ اہل آسمان پر مہربانی کرنے والے کو رحمن کہتے ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی گردنوں پر عبادت گزاروں کی طوق ڈالا اور انہیں آفات سے بچایا۔ رحیم کے معنی ہیں دنیا میں مہربانی کرنے والا یعنی خدا نے اہل دنیا کے لیے کتابیں اور پیغمبر بھیجے۔ اس طرح رحمن اور رحیم کے مفسرین نے متعدد معنی لکھے ہیں۔ مثلاً رحمن وہ ہے کہ اس سے سوال کیا جائے تو اسے پورا کر دے اور رحیم وہ ہے کہ اس سے سوال نہ کیا جائے تو وہ غصہ ہو۔ رحمن کے معنی ہیں ہر حال میں مہربان، ہر نعمت کا عطا کرنے والا۔ رحیم کے معنی ہیں بلاؤں سے محفوظ رکھنے والا۔

غرض رحمن کے فیض عام کی جو بھی صورت ہو اس کی تعریف کرنے والی ذات کو اس کی حمد و ثنا سے کام خواہ عالم فرشتگی ہو یا عالم امکان۔ جذبہ شکرگزاری سے معمور جو ذات ہر حال میں بحمد و ثنا ہے وہ بے اسم "احمد" ہی رحمنیت کی تجلیوں کا مظہر بن سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے قلب نظر نے "یا رحمن" کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی "احمد" ہی کو جگہ دی ہے۔

یا رَحِیمُ | حَامِدٌ

فٹ نوٹ : جب یہ معلوم ہو گیا کہ اللہ اپنے محبت کرنے والوں پر بڑا رحیم ہے۔ وہ آخرت میں اہل ایمان پر خصوصی رحمت فرمانے والا ہے تو پھر اس کو پانے، اس کو راضی کرنے، اس کی رضا کو حاصل کرنے، اس کی خوشنودی کو طلب کرنے کا ذریعہ اس کی حمد کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اللہ کی حمد و ثنا کرنے والا بہر حال کون ہو سکتا ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم حامد ہے۔

محمد، احمد دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام ہیں۔ دونوں الم ہیں لیکن حامد محمود وغیرہ صفاتی نام ہیں چنانچہ بزرگ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ”یا رَحِیمُ“ کی نذر کے ساتھ ”حَامِدٌ“ ہی کا جلوہ دیکھا۔

یا مَلِکُ | مُحَمَّدٌ

فٹ نوٹ : مَلِکُ۔ بادشاہ دو جہان کا۔ سب کا بادشاہ۔ اس نے اپنی دنیا میں کچھ دنوں لوگوں کو حکومتیں دے رکھی ہیں تاکہ ان کو جانچے کہ اس کے حکم کے مطابق کون انصاف کرتا ہے۔ کون اس کی رحمتوں کو عام کرنے کا خواہشمند ہے اور کون اس کے احکامات سے منحرف۔ اور کس نے ظلم و ستم،

فساد و خود غرضیوں کو اپنا مقصد حیات بنایا ہے۔ چنانچہ ایک وہ بھی دن آئے گا جب آواز دی جائے گی ”لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ“ اور آواز آئے گی ”لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ“۔ وہ انصاف کا دن ہوگا۔ قیامت کا دن ہوگا۔ تجلیات کا دن ہوگا۔ اس دن کسی کو زبان کھولنے کی، کسی کی سفارش کی اجازت نہ ہوگی۔ البتہ مقام اذن پر فائز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن پر ہر لمحہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہے اور جن کی امت ہر اذان سن کر اپنے آقا و مولا کو مقام محمود پر فائز فرمانے کی اللہ سے دعا کرتی ہے، جس کا وعدہ خود اللہ رب العزت نے کیا ہے۔ وہ اس روز مقام محمود پر فائز ہوں گے۔ محمود کے معنی ہیں بہت تعریف کیا گیا جسے اللہ رب العزت محمود کے لقب سے نوازے جس کے نام ہی پر مقام محمود کہا گیا ہو وہ اور صرف وہی ”يَا مَلِكُ“ کے حضور شفاعت امت کے لیے لب کشائی فرما سکیں گے۔ وہاں اسی محمود صلی اللہ علیہ وسلم اسی شفیع المذنبین، راحت العاشقین سے جملہ امیدیں وابستہ ہونگی۔ محترم مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کمال نے ”يَا مَلِكُ“ کی ندا پر اسی دنیا میں وہ دیکھ لیا جو لوگ آخرت میں دیکھیں گے۔

قَائِمٌ

تقسیم کرنے والا سب کچھ دے دینے والا۔

يَا قُدُّوسُ

پاک، برہم خد، بے پاک

عَاقِبُ

آخر میں آنے والا۔ ختم کرنے والا۔ سب کو اپنے دامنِ رحمت و سلامتی میں رکھنے والا

يَا سَلَامُ

سلامت رہنے والا۔ عالم کو سلام رکھنے والا۔

فَاتِحُ

کارِ فاتح کرنے والا۔ عمل کا نقطہ آغاز و تکمیل

يَا مُؤْمِنُ

امین دینے والا۔ امین میں رکھنے والا۔ ضابطہ یقین

خَاتِمُ

ختم کرنے والا (تمام رحمتوں کو، نبوتوں کو سمیٹنے والا)۔

يَا مُهَيِّمُ

نگہبان، ہرمان، محافظ، محیط کل۔

حَاشِدُ

جمع کرنے والا (تمام امتوں کو حشر کے دن اپنے رب کے حضور)

يَا عَزِيزُ

غالب، زبردست، کیا ب، محبت مند

مَاجِ

مٹانے والا۔ (گنہگاروں کے گناہ کا ان کے دکھ درد کا)

يَا جَبَّارُ

جبر کرنے والا۔ ٹوٹی چیز کو جوڑنے والا

نوٹ: یا بمعنی اے۔ حرفِ تدا ہے۔ ہر جگہ اس کے معنی نہیں لکے گئے ہیں۔ صرف اسماء کے معنی عام فہم انداز میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

<p>دَاعِ</p> <p>بلانے والا۔ (اپنے رب کی طرف دعا کرنے والا)</p>	<p>يَا مُتَكَبِّرُ</p> <p>بڑائی کرنے والا۔ تکبر کرنے والا۔ عظیم الشان</p>
<p>يَسْرَاجُ</p> <p>چراغ</p>	<p>يَا خَالِقُ</p> <p>پیدا کرنے والا</p>
<p>سَاشِدُ</p> <p>رشد و راہ ہدایت والا</p>	<p>يَا بَاسِرُ</p> <p>بنانے والا۔ بے خوف عالم کو بنانے والا</p>
<p>مُنِيرُ</p> <p>روشن کرنے والا (حقائق کا۔ اشیاء کا)</p>	<p>يَا مُصَوِّرُ</p> <p>صورت بنانے والا۔ ہر مخلوق کو مناسب شکل و صورت عطا کرنے والا</p>
<p>بَشِيرُ</p> <p>بشارت و خوش خبری دینے والا (نیک عمل پر، اور بخشش گناہ کی)</p>	<p>يَا غَفَّارُ</p> <p>گناہ بخشنے والا۔ اپنے بندوں کے عیب و گناہ ڈھانپنے والا۔</p>
<p>نَزِيرُ</p> <p>ڈرانے والا (اس کی ہیبت اور جلال سے)</p>	<p>يَا قَهَّارُ</p> <p>بڑا غلبہ کرنے والا۔ زور آور۔ غالب</p>

يَا وَهَّابُ

بہت نعمتیں دینے والا۔ بڑا بخشنے والا۔

هَادٍ

ہدایت کرنے والا (انعامات کی راہ بتانے والا)

يَا سَرَّاقُ

دوڑی پہنچانے والا (جسمانی و روحانی)
غذا عطا کرنے والا

مُهْتَدٍ

خود ہدایت پر رہنے والا (کشان منزل۔
رہرو منزل)

يَا فَتَّاحُ

کھولنے والا۔ کامیاب کرنے والا۔
رزق و روزی کے دروازے کھولنے والا۔

سَرَّاسُورُ

پیغام پہنچانے والا۔ پیغمبر۔

يَا عَلِيمُ

بڑے علم والا۔ دانہ۔

نَبِيٌّ

غیب کی خبر دینے والا۔

يَا قَابِضُ

قبض کرنے والا۔ بندش کرنے والا۔

طَلُّ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
حروف مقطعات میں سے ہے)

يَا بَاسِطُ

کھولنے والا۔ کشادہ کرنے کا شادگی دینے والا

يُوسُفُ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام حروف
مقطعات میں سے ہے)

مُزْمِلُ

کبلی والا۔ (بڑی امت یا بڑی جماعت والا)

يَا خَافِضُ

نیچے کرنے والا۔ برکشتوں کو خوار کرنے والا

مُدِّبُ

ملک والا یا چادر والا۔

يَا سَافِعُ

اوپر اٹھانے والا۔ بلند کرنے والا
مومنوں کا منکسروں کا۔

تَشْفِيعُ

شفاعت کرنے والا۔

يَا مُعِزُّ

عزت دینے والا۔ اعزاز بخشنے والا

خَلِيلُ

دوست (اللہ کا دوست)

يَا مُذِلُّ

ذلیل و خوار کرنے والا۔ دشمنوں کو

مُكَلِّمُ

کلام کرنے والا۔

يَا سَمِيعُ

سننے والا۔ سُنوانے والا۔

حَبِيبُ

محبوب اللہ کا سب سے زیادہ پیارا اور چہیتا۔

يَا بَصِيرُ

دیکھنے والا۔ دانا مینا۔ بینائی باطن

<p>مُصْطَفٰ</p> <p>منتخب۔ چنا ہوا</p>	<p>يَا حَكَمُ</p> <p>حکومت کرنے والا۔ نیک و بد کا جدا کرنے والا۔ انصاف کرنے والا۔</p>
<p>مُرْتَضٰ</p> <p>پسندیدہ۔</p>	<p>يَا عَدْلُ</p> <p>بڑا عادل۔ نہایت منصف</p>
<p>مُجْتَبٰ</p> <p>منتخب۔ چنا ہوا۔ برگزیدہ۔</p>	<p>يَا لَطِيفُ</p> <p>نیکی کرنے والا۔ خوش تدبیر۔ باریک بین، مہربان</p>
<p>مُخْتَارُ</p> <p>اختیار والا۔ منتخب۔ دونوں معنوں میں آتا ہے۔</p>	<p>يَا خَيْرُ</p> <p>سب کی خبر رکھنے والا۔ واقف۔ خبردار</p> <p>اگلی پچھلی ہر چیز سے</p>
<p>نَاخِرُ</p> <p>مددگار</p>	<p>يَا حَلِيمُ</p> <p>بروبار۔ بدلہ دینے والا۔ دھیل دینے والا</p>
<p>مَنْصُورُ</p> <p>جس کی مدد کی گئی ہو۔</p>	<p>يَا عَظِيمُ</p> <p>عظمت والا۔ بزرگ، جس کی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہو</p>

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

صَادِقٌ سچا	يَا فَحِيدٌ بڑا، بزرگ، گرامی۔
مُصَدِّقٌ تصدیق کرنے والا۔	يَا بَاعِثٌ مردوں کو زندہ کرنے والا۔ قیامت میں مردوں کو قبروں سے اٹھانے والا
نَاطِقٌ بولنے والا۔ گویائی والا۔	يَا شَهِيدٌ گواہ۔ سب جگہ حاضر۔ جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو۔
صَاحِبٌ ساتھی	يَا حَقٌّ درست، راست۔ سچ جس کی ذات صفات میں کوئی دھوکا نہیں۔
مَكِّيٌ مکہ کا رہنے والا۔	يَا وَكِيلٌ کارساز، کام بنانے والا۔ نگہبان۔
مَدَنِيٌّ مدینہ والا	يَا قَوِيٌّ قوت دینے والا طاقت ور مضبوط۔

عَرَبِيٌّ

عرب کا رہنے والا۔

يَا مَبِينٌ

متانت اور مضبوطی والا۔ محکم، استوار۔

هَاشِمِيٌّ

قبیلہ ہاشم سے تعلق رکھنے والا۔

يَا وَلِيٌّ

دوست۔ مددگار۔ ناصر۔ ضامن۔
کفیل۔ کارساز۔

تَهَامِيٌّ

تہامہ والا۔

يَا حَمِيدٌ

خوبی والا۔ ستودہ۔ رائے عام کا محبوب

حِجَازِيٌّ

حجاز والا۔

يَا مُحْصِيٌّ

سب کو احاطے میں رکھنے والا۔ ہر چیز
کا گھیرنے والا۔

تَرَاوِيٌّ

ظاہر کرنے والا۔ بے مثال کے عالم کو ایجاد کرنے والا

قُرَيْشِيٌّ

قبیلہ قریش سے تعلق رکھنے والا۔

يَا مُعِيدٌ

زندگی بخشنے والا۔ دنیا میں زندوں کو ماریں والا
آخرت میں مردوں کو زندہ کرنے والا۔

<p>اُمِّیُّ</p> <p>ام القریٰ یعنی مکہ کی طرف نسبت، عرب امیین کہلاتے ہیں ام۔ ماں۔ جسر۔ اصل پر قائم۔</p>	<p>یَا مُمِیتُ</p> <p>مار ڈالتے والا۔ موت دینے والا۔</p>
<p>عَزِیزُ</p> <p>قلبہ والا عزت والا۔</p>	<p>یَا حَیُّ</p> <p>ہمیشہ زندہ۔ بذات خود زندہ</p>
<p>حَرِیصُ</p> <p>حرص والا۔ بڑا خیر خواہ۔</p>	<p>یَا قَیُّوْمُ</p> <p>سب کچھ مانتے والا۔ بذات خود قائم۔</p>
<p>سَاءُ وُفُّ</p> <p>نرمی والا۔ بہت ہریان۔ بہت نرم دل۔</p>	<p>یَا وَاجِدُ</p> <p>پانے والا۔ غنی</p>
<p>رَاحِیْمُ</p> <p>بہت ہریان</p>	<p>یَا مَاجِدُ</p> <p>بزرگ۔ بزرگی والا۔</p>
<p>یَسِیْمُ</p> <p>جس کا باپ فوت ہو چکا ہو۔ اکیلا۔ یکتا۔ جیسے یرستیم۔</p>	<p>یَا وَاحِدُ</p> <p>ایک جس کا کوئی دوسرا نہ ہو۔</p>

عَرَّیْبُ

تادر، انوکھا۔

یَا اَحَدُ

یگانا، یکتا۔

جَوَّادُ

سخی۔ بہت سخاوت والا۔

یَا صَمَدُ

ٹھوس۔ سب سے پاک۔ بے نیاز۔ سب
جس کے محتاج اس کو کسی کی حاجت
نہیں وہ جس کی طرف خلق رجوع کرے۔

فَتَّاحُ

کھولنے والا۔ کثرت کار کرنے والا۔

یَا قَادِرُ

قدرت والا۔ طاقت رکھنے والا۔

عَالِمُ

علم والا۔ صاحب علم۔ جاننے والا۔

یَا مُقْتَدِرُ

زور آور۔ توانائی والا۔ صاحب اقتدار۔

طَیِّبُ

پاکیزہ

یَا مُقَدِّمُ

قدیم۔ دیرینہ۔ سب سے آگے۔

طَاهِرُ

پاک

یَا مُوَخِّرُ

پیچھے ہٹانے والا۔ آخر
کے لیے۔ پچھلا۔

<p>مُطَهَّرٌ</p> <p>پاک کیا ہوا۔ پاکیزہ خلقت۔</p>	<p>يَا أَوَّلُ</p> <p>سب سے پہلے، پہلے کا پہلا، کوئی اس سے قبل نہیں</p>
<p>خَطِيبٌ</p> <p>خطاب کرنے والا۔</p>	<p>يَا آخِرُ</p> <p>سب سے آخر، آخر کا آخر، جس کے بعد کچھ نہیں</p>
<p>فَصِيحٌ</p> <p>فصیح البیان</p>	<p>يَا ظَاهِرٌ</p> <p>سب سے ظاہر۔ کھلا ہوا۔</p>
<p>سَيِّدٌ</p> <p>سردار</p>	<p>يَا بَاطِنٌ</p> <p>سب سے مخفی، چھپا ہوا۔</p>
<p>مُتَّقِيٌ</p> <p>پرہیزگار</p>	<p>يَا وَالِيٌ</p> <p>سب کا مالک، حاکم، دوست، صاحب حکومت</p>
<p>إِمَامٌ</p> <p>پیشوا۔</p>	<p>يَا مُتَعَالِيٌ</p> <p>مخلوق کی صفات سے پاک۔ بلند۔ بزرگ۔ عالی شان۔</p>

یَا بَدُّ	یا بَدُّ احسان کرنے والا مہربان بخشش کرنے والا۔
یَا تَوَّابُ	یا تَوَّابُ توبہ قبول کرنے والا۔
یَا مُنْعِمُ	یا مُنْعِمُ انعام کرنے والا۔ مہربانی کرنے والا۔
یَا مُنْتَقِمُ	یا مُنْتَقِمُ بدلی لینے والا۔ بدکاروں کو سزا دینے والا۔
یَا غَفُورُ	یا غَفُورُ بڑا بخشنے والا۔ پردہ پوش۔
یَا رَءُوفُ	یا رَءُوفُ نرم کرنے والا۔ نہایت مہربان
یَا مَالِکَ الْمُلْکِ	یا مَالِکَ الْمُلْکِ دنیا جہان کا مالک، جو چاہے کرے۔
یَا سَرُّ	یا سَرُّ نیکو کار
یَا شَافِی	یا شَافِی شفا دینے والا۔
یَا مُتَوَسِّطُ	یا مُتَوَسِّطُ اعتدال کامل والا۔ بہترین خیر والا۔
یَا سَابِقُ	یا سَابِقُ سبق لے جانے والا۔ اول پیشرو۔
یَا مُقْتَصِدُ	یا مُقْتَصِدُ میان رو۔
یَا مُهْدِی	یا مُهْدِی ہدایت یافتہ
یَا حَقُّ	یا حَقُّ حق۔ سچ۔

<p>مُبِينٌ</p> <p>ظاہر، روشن، واضح۔</p>	<p>يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ</p> <p>صاحب شوکت اپنی ذات میں جلال و کرم کی صفت رکھنے والا</p>
<p>أَوَّلٌ</p> <p>پہلا</p>	<p>يَا سَابُّ</p> <p>پالنے والا پرورش کرنے والا بحفاظت کرنے والا۔ کمال تک پہنچانے والا۔</p>
<p>أَخِرٌ</p> <p>آخر</p>	<p>يَا جَامِعٌ</p> <p>اکٹھے کرنے والا۔ جمع کرنے والا۔</p>
<p>مُحَلِّلٌ</p> <p>حلال کرنے والا</p>	<p>يَا غَنِيٌّ</p> <p>بے پروا۔ سب سے بے نیاز۔ دولت مند۔</p>
<p>مُحَرِّمٌ</p> <p>حرام کرنے والا۔</p>	<p>يَا مُغْنِيٌّ</p> <p>بے پروا کرنے والا۔ بے نیاز کرنے والا۔</p>
<p>نَامٍ</p> <p>بڑھنے والا۔ ترقی کرنے والا۔</p>	<p>يَا مُعْطِيٌّ</p> <p>عطا کرنے والا</p>

ظَاهِرٌ

ظاہر

يَا هَادِي

ہدایت کرنے والا۔ نیک راہ دکھانے والا
منزل تک پہنچانے والا

بَاطِنٌ

چھپا ہوا

يَا بَدِيعُ

بے مثال، انوکھا، تادر

رَحْمَةٌ

رحمت

يَا بَاقِي

باقی رہنے والا۔ موجود۔ دائم۔ قائم۔

شَاكُورٌ

شکر کرنے والا۔ شکر گزار۔

يَا صَبُورٌ

جود کاروں کو جلدی نہیں کھڑتا۔ دیر کرنے
والا۔ سہارنے والا۔

قَرِيبٌ

نزدیک

يَا سَتَّارُ

عیوب کو چھپانے والا۔ بڑا چھپانے والا۔

أَوَّلُ

بڑا خیر خواہ بہت دوست۔ بہت قریب

يَا ضَرَّارُ

ضرر پہنچانے والا

<p>سَيِّدٌ سرور</p>	<p>يَا مُقْسِطُ انصاف کرنے والا۔ اندازہ کرنے والا۔</p>
<p>طَسْحَمٌ حضور کے نام ہیں۔ حروف مقطعات میں سے ہیں۔ سورہ کے نام ہیں اور صاحب کتاب کا بھی۔</p>	<p>يَا نُورُ روشن کرنے والا۔ روشنی دینے والا۔ اپنی ذات سے غائب، صفات سے حاضر۔</p>
<p>مُنِيبٌ رجوع کرنے والا</p>	<p>يَا صَادِقُ سچا</p>
	<p>الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ۔</p>

یہ ہیں اسمائے حسنی جو مع اسماء مبارکہ کے اوپر اسی ترتیب سے لکھے گئے جس ترتیب سے مصنف علیہ الرحمہ نے تفسیر فرمائے۔ عام ترتیب سے اس میں کچھ فرق ہے۔ شاید اس لیے کہ ان میں وہ ترتیب نمایاں رہے جو مصنف علیہ الرحمہ کی نظروں نے باری تعالیٰ کے اسماء اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں پائی۔ اور جن کی مبارک نظروں نے اللہ جل شانہ کے ہر اسم کے نور و انوار کے لیے اسی

برزخ کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اسمِ مبارکہ کو حق نہ پایا اور
 اس حقیقت کو آشکارا کر دیا کہ اللہ رب العزت کے سب جلوے سب
 صفات سب رحمتیں انہیں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ
 سے عام ہو رہی ہیں۔ جو ہر لمحہ، متواتر و مسلسل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 پر نازل ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
 عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ۔



گزشتہ صفحات میں جو کچھ بیان ہوا وہ آیت
مبارکہ کے ایک جزو

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
کی مختصر تشریح اور اس کی وسعتوں کا اجمالاً بیان تھا۔
اسندہ صفحات میں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
کے تعمیل امر کے جو طریقے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے
متبعین نے تعلیم فرمائے اُن کا مختصر بیان ہے۔



باب چہارم الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

قُلْ لِحَمْدِ اللَّهِ وَسَلَامٍ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى (النمل ۵۹)

کلام اللہ میں بار بار انبیاء علیہم السلام کو اور بعض جگہ فرداً فرداً اللہ تبارک و تعالیٰ نے سلام سے نوازا ہے، مثلاً، سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ۔ سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ۔ سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ وغیرہ، لیکن کسی نبی اور رسول کو سوائے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوة کے لیے اس اہمیت کے ساتھ مختص نہیں فرمایا، اللہ تعالیٰ دیگر تمام انبیاء علیہم السلام پر رحمتوں کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور اس کی جملہ رحمتیں اور سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وسیلہ سے انبیاء و اولیاء کو ملتے ہیں۔ یہ وہ خصوصیت ہے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ صرف شرف و فضیلت پر بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر بھی دال ہے۔

علماء کرام اور صوفیائے عظام نے صلوة و سلام سے متعلق احادیث اکثر جمع فرمائی ہیں، ان مجموعوں میں علامہ سخاویؒ کی قول بدیع خاص طور پر قابل ذکر ہے، جس میں ایک باب ہی ان درودوں کے بارے میں ہے جو

مختلف اوقات اور مواقع پر پڑھے جاتے ہیں۔ خواہ ان کا تعلق عبادات سے ہو، یا آنے جانے، اٹھنے بیٹھنے وغیرہ سے۔ اسی طرح ولّٰلّٰہ التّٰحیّٰات درودوں کا وہ مجموعہ ہے جو اکثر حضرات کے درود میں رہتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے زاد السعید میں چالیس احادیث ایک جگہ جمع فرمائی ہیں، انہی احادیث کو حضرت حافظ محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی نے ترجمہ کے ساتھ اپنی کتاب "فضائل درود" میں شامل فرمایا ہے۔ اس طرح ان بزرگوں کی کتب نے اس موضوع پر لکھنے والوں کے لیے ایک اچھا مواد اور ذخیرہ جمع فرمادیا ہے۔ اس رسالہ کی ترتیب میں ان تمام کتب سے استفادہ کیا گیا ہے جو اس موضوع پر مل سکیں۔ البتہ ان کی ترتیب وہ رکھی گئی جس سے درود شریف کے فہم اور انتخاب میں پڑھنے والوں کو سہولت ہو، ان میں بالعموم مختصر درود کا انتخاب ہے۔ پہلے وہ درود ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے منتخب کئے گئے ہیں، پھر بزرگان دین کے چند درود جو ان کی خاص کیفیت محبت کے آئینہ دار اور عشق رسول اور معرفت حق کے مخزن ہیں وہ بھی شامل کر لیے گئے ہیں، آخر میں سلام اور ایک دعائیہ تمہ ہے۔

(الف)

صَاوَةُ الصَّلَاةِ

(نماز کا درود)

روایت ہے کہ جب آیت مبارکہ ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ نازل ہوئی تو ایک صحابی حضرت بشیرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، پس ارشاد فرمائیے کہ ہم کس طرح آپ پر درود پڑھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا، یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“

ترجمہ۔ (اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم

علیہ السلام پر اور ابراہیم کی آل پر بے شک تو ہی تعریف کا مستحق اور بڑی بزرگی والا ہے۔

اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل (و اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی تو نے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم کی آل (و اولاد) بے شک تو ہی تعریف کا مستحق، بڑی بزرگی والا ہے۔

احادیث میں اور بھی درود آئے ہیں جو صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے، لیکن یہ وہ درود ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا توقف کے بعد فرمایا، اس قدر غاموشی کے متعلق ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی، اسی اہمیت کے باعث بالعموم نماز میں یہی درود پڑھا جاتا ہے۔

نماز کے لیے اس درود شریف کا انتخاب بڑی معنویت کا حامل ہے جن میں چند کا ذکر حضرت مولانا تھانویؒ نے فرمایا ہے، اور درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تخصیص پر روشنی ڈالی ہے۔

”اول یہ کہ دین اسلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں بڑی مطابقت ہے، نہ صرف اصول میں بلکہ بہت سے

فروع میں بھی۔ دوسرے یہ کہ شبِ معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ اپنی امت کو ہمارا اسلام کہئے گا، اس لیے یہ درود نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی رائج ہے۔ تیسری وجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا ہے جو انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث کئے جاتے کی بارگاہِ رب العزت میں کی۔ (اقتباس از زاد السعید)

ان وجوہ کے علاوہ استاذِ محترم حضرت احمد عبدالصمد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ نے جو نکتہ بیان فرمایا، وہ بڑے ذوق کا حامل ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ”جب دینِ حنیف کی بنیادیں خانہ کعبہ کی تعمیر کے ساتھ از سرِ نو محکم ہوئیں اور مقامِ خلت (دوستی) پر فائز نہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقامِ حب پر فائز نہی آخر الزماں کے لیے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو مقبولیت سے نوازا، اور آپ ہی کی آل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا تو درمیان کے تمام انبیاء علیہم السلام اس نورانی کڑی کے لیے وسیلہ بنے، اس طرح کَمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَيَّ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ کی اہمیت واضح ہو گئی کہ آلِ ابراہیم میں بھی تو آپ ہی جلوہ نما ہیں۔“

دوسرے یہ بھی فرمایا کہ اس درود شریف میں ”سلام“ نہیں۔ وجہ ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْكَ

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ” پڑھا جا چکا، اب صرف درود باقی رہا، یہ درود شریف اس کی تکمیل کر دیتا ہے۔

ایک لطیف نکتہ اور بھی بیان فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی وہ نبی ہیں جن کو آگ میں پھینکا گیا، وہ آگ اللہ کے حکم سے ان کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی دینے والی ہو گئی، پھر کیا ہر مومن کی یہ تمنا نہیں ہوتی کہ اس کے لیے ہر آگ خواہ ناردوزخ ہو، یا ناردوری و مجوری، ٹھنڈی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے، اسے اپنا دوست، اپنا ولی بنا دے، یا اس کو بخش ہی دے، یہ درود شریف اس ناردوزخ سے نجات اور اللہ تعالیٰ کے پاس سے سلامتی پانے کا بڑا وسیلہ ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ بعض بزرگ نماز کے آخر میں درود ابراہیمی کے بعد ہی دعا پڑھتے ہیں :

”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“

ترجمہ: (اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی (خیر و نعمت) عطا فرما اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔)

اللہ تعالیٰ کی یہ عنایت دیکھو کہ یہ دعا ختم نماز سے پہلے پڑھو یا نماز کے بعد، یا تم زبان سے نہ بھی کہو، لیکن مولا لے کریم نے سلام اور سلامتی ہی

کی دعا پر نماز ختم کرنے کی تعلیم فرمائی۔ کیا ہر مومن کے لیے نماز کے آخر میں
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ میں تسکین کا یہ پہلو مضمر نہیں؟ اور
 کیا تمھاری یہ دعا داسنے اور بائیں دونوں جانب کے لوگوں کے لیے بھی اللہ
 رب العزت کے یہاں ایک عظیم دعا نہیں؟ یہ لذت، اور نار سے گلو خلاصی
 پر یہ یقین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف توجہ مبذول کیے بغیر کیسے حاصل
 ہوتا جن کی حیات طیبہ میں انعامات الہی کے بے شمار خصوصی پہلو نمایاں ہیں
 اور نار کا گلزار بن جانا جن کی یاد سے وابستہ ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
 میں انیس^{۱۹} حروف ہیں جو دوزخ کے انیس^{۱۹} فرشتوں کے لیے ڈھال
 ہیں: کیا عجب کہ یہاں بھی ہر درود میں انیس^{۱۹} الفاظ نار دوزخ سے دائمی
 نجات کا وسیلہ اور جنت نعیم کے ضامن ہوں۔

دیکھو جو نماز حمد و ثنا کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم
 سے شروع ہوئی اور کلمہ طیبہ کی شہادت پر ختم ہونے کو آئی تو اس کی
 قبولیت کے لیے بارگاہ رب العزت سے کیا عظیم تحفہ صلوٰۃ الصلوٰۃ
 کا عطا ہوا، اور کیسے لطیف انداز سے اس کی قبولیت کے اسباب فراہم
 کر دیئے گئے۔ سوچو کیا تمھاری نماز خود اللہ تعالیٰ کے اس کرم کی آئینہ دار
 نہیں؟ اس رحمت خاص کا ثبوت نہیں جو معراج کی مبارک رات میں تحفہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے وسیلہ سے ان کی امت کو عطا ہوئی حق یہ ہے کہ یہ سب آیت مبارکہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ الْخَرِیْ
نورانی شعاعوں کا فیض ہے۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سوال کے جواب میں کہ ہم درود کس طرح پڑھیں یہی درود ابراہیمی معمولی تغیر کے ساتھ تعلیم فرمایا ان میں سے چند درود درج ذیل ہیں، تاکہ حضور علیہ التحیۃ والتسلیم کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو جملہ مذاہب کے پیشوا ہیں خصوصی نسبت واضح سے واضح تر ہو جائے۔ یہ بھی واضح ہو کہ آپ ہی وہ نبی آخر الزماں ہیں جن کی بعثت کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی پھر یہ حقیقت بھی آشکارا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں کس مرتبہ اور مقام کے تبعین پیدا ہوں گے جن کے لیے رحمت کی دعا بالخصوص انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مانگنے کا حکم امت کو نماز میں فرمایا گیا اور پھر امت کے تمام ہی تبعین کو عمریت کے ساتھ آل میں شامل فرمایا گیا۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرٰهٖمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ وَ
بَارِکٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ
اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

درد شریف ۳۔ اور ۴ میں محمد اور آل محمد کے لیے دعائے
رحمت اس طرح کی گئی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اللہ
تعالیٰ نے نازل فرمائی، اور درد شریف نمبر ۵ میں اس طرح جیسے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی، کیا لطیف
انداز میں اور کیسے عظیم اشارات!

۶۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ اَبِيْهِ اُمَمَاتُ

۱۔ اَلْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّاتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى اِبْرَاهِمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِمَ اِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

احادیث مبارکہ میں جو درود مذکور ہیں ان میں بیشتر وہ ہیں جن
میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادیں تازہ کی گئی ہیں۔ منجملہ ان کے
چند پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(ب)

دَعْوَةُ الصَّلَاةِ

اذان

اذان اللہ کی طرف، اللہ کے لیے، اللہ کے گھر لوگوں کو بلانا ہے اور اس بات کی دعوت ہے کہ جو مساجد میں آنے سے معذور ہیں یا انھیں گھر ہی پر نماز پڑھنے کا حکم ہے وہ کچھ دیر کے لیے اپنے گھر ہی کے کسی گوشہ میں اللہ کی یاد میں محو ہوں۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنَّا رِضًى لَا يَنْحَطُّ بَعْدَهُ۔

ترجمہ۔ (اے اللہ! اس مکمل پکار کے پروردگار اور قائم رہنے والی نماز کے مالک، رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور راضی ہو ہم سے ایسا راضی ہونا کہ اس کے بعد ناراضگی نہ ہو) (ترتیب شریف)

۲۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اَنْتَ مُحَمَّدٌ الْوَسِيْلَةُ وَالْفَضِيْلَةُ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ۔

(اے اللہ! اس مکمل پکار (یعنی قیامت تک قائم رہنے والی

اذان) اور قائم رہنے والی نماز کے پروردگار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انھیں مقام محمود میں پہنچا جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا۔

وسیلہ سے بالعموم ذریعہ تقرب مراد لیا جاتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وسیلہ جنت کا وہ درجہ ہے جو صرف ایک شخص کو ملے گا، اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لیے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت اثر پڑے گی، یعنی محقق ہوگی۔ (فضائل درود)

واضح رہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مقام محمود کی دعا بھی درود ہے۔

(ج)

احادیث مبارکہ سے چند منتخب درود

(۱)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تھا، پس ایک آدمی آیا اور سلام کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا، اور خندہ پیشانی کا اظہار فرمایا، پس جس وقت اس نے اپنی ضرورت پوری کر لی، اٹھ کھڑا ہوا، پس سرور کائنات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے (صدیق اکبر) فرمایا کہ یہ وہ آدمی ہے جس کے لیے روزانہ ساری زمین والوں کے برابر بلندی دی جاتی ہے، میں نے عرض کی، یہ کیسے؟ فرمایا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہ جب بھی یہ شخص صبح کرتا ہے تو مجھ پر ایسا درود پڑھتا ہے جو ساری مخلوق کے درجہ کے برابر ہے۔ میں نے عرض کی وہ کس طرح؟ فرمایا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وہ اس طرح کہتا ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ
 مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ
 تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ

نُصَلِّیْ عَلَیْهِ

ترجمہ (اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے نبی ہیں میری طرف سے اتنے درود بھیج جتنے درود تیری ساری خلق بھیجا کرتی ہے اور درود بھیج پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جیسا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجیں۔ اور درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جیسا کہ تو نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجنے کا ہمیں حکم فرمایا۔ (کنز العمال جلد اول)۔ (از ترتیب شریف)

(۲)

یہ وہ درود شریف ہے جس کے پڑھنے والے کے لیے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سفارش اپنے آپ پر لازم فرمائی۔
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ
الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ۔

ترجمہ (اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نازل فرما اور انھیں ایسے مقام پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو)

علماء نے مقعد مقرب سے وسیلہ، مقام محمود، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عرش پر تشریف فرما ہونا مراد لیا ہے، اور یہی وہ مقام ہے

جس پر قاتر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے حبیب ہم جیسے گنہگاروں کے
لیے دعا فرمائیں گے۔

(۳)

یہ درود شریف ہے جس کے پڑھنے والے کے متعلق حضور
نے فرمایا:

”تو ضرور پہل صراط سے گزرے گا اس حال میں کہ تیرا چہرہ زیادہ
روشن ہوگا (مسیح ہوگا) چودھویں رات کے چاند سے“
اور جس وقت یہ درود شریف اس نے پڑھا، دینہ کے گلی کوچے
فرشتوں سے بھر گئے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ صُلُوكِكَ
شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ
وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ سَلَامِكَ شَيْءٌ۔

ترجمہ (اے اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج
یہاں تک کہ تیرے درودوں میں سے کچھ باقی نہ رہے۔ اور برکت
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہاں تک کہ تیری برکتوں میں سے باقی نہ رہے
اور سلام بھیج حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہاں تک کہ تیرے سلام میں سے
باقی نہ رہے) (از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) (اصحاب از ترتیب شریف صفحہ ۱۳۸)

(۴)

یہ دو درود پاک ہے جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ جو شخص صبح و شام یہ درود پڑھے، وہ اس کا قیام رکھنے والوں کو ایک سال
 تک شفقت میں ڈالے گا (یعنی وہ اس کا قیام رکھنے والے تک پہنچ جائے گا)
 اللَّهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
 مُحَمَّدٍ وَاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا هُوَ أَهْلُهُ۔

(اے اللہ! اے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمت نازل فرما محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور ہر آدمی
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایسی جزا) جس کے وہ مستحق ہیں)
 (فتاویٰ درود)

(۵)

یہ وہ درود شریف ہے جس کے پڑھنے والے کے لیے (جو اسے
 ہر فرض نماز کے بعد پڑھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شفاعت
 قیامت کے دن اپنے آپ پر واجب فرمائی اور رحمت اس کے لیے واجب
 ہو گئی۔

اللَّهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاجْزِ مُحَمَّدًا فِي

الْمُصْطَفَيْنِ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْعَالَمِينَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِينَ
ذِكْرَهُ۔

(اے اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مقام و سیدہ عطا
فرما اور برگزیدہ لوگوں میں آپ کی محبت، عالی مرتبہ لوگوں میں آپ کا
درجہ اور مقربین میں آپ کا ذکر (عام) فرمادے۔

(بحوالہ عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی اقتباس از ترتیب شریف ص ۴۵)

(۶)

ایک مختصر درود جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل
ہوتے وقت پڑھنے کے لیے تعلیم فرمایا:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ۔

(اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر)۔

(بحوالہ حصن حصین از ترتیب شریف ص ۴۷)

(۷)

ایک اور درود شریف جو بڑے فضائل کا حامل ہے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے

پہلے انٹی باریہ درود پڑھے، اس کے انٹی سال کے گناہ معاف ہوں،
اور انٹی سال کی عبادت کا ثواب ملے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا ط

(اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اُمی ہیں اور ان کی
آل پر درود و سلام بھیج اور بہت بہت سلام۔ (از فضائل درود)
یہی درود شریف بلا لفظ ”تَسْلِیْمًا“ کے بھی حدیث شریف
میں آیا ہے، جس کی فضیلت جمعہ کے دن کے ساتھ خاص ہے۔

(۸)

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس
صدقہ کے لیے کچھ نہ ہو اور وہ اس طرح درود پڑھے ”اَللّٰهُمَّ.....
وَالْمُسْلِمَاتِ (جیسا کہ درج ذیل ہے) تو یہ دُعا اس کے لیے زکوٰۃ
یعنی صدقہ کی قائم مقام ہے۔ اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں
بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے“ (اللہ اللہ غریب امت
کی کیا دلجوئی ہے)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰی
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

ترجمہ (اے اللہ! درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر)
(بحوالہ بخاری شریف، از فضائل درود)

(۹)

ایک مختصر درود :-

وَصَلِّ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ (زاد السعید)

(حضرت قبلہ استاد محترم احمد عبدالصمد فاروقی، قادری، چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس درود پاک کا ورد باطن کو منور کرتا ہے۔)

(۱۰)

ایک مختصر ترین درود :-

صَلِّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلِّمْ

یہ درود، درودِ خضریٰ کے نام سے مشہور ہے۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا معمول یہی درود شریف تھا، اور یہی درود اسلم مبارک کے ساتھ ہمیشہ لکھا جاتا ہے۔

(۵)

چند دیگر درود

حقیقت یہ ہے کہ نہ تو انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کا حق ادا کر سکتا ہے اور نہ کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس طرح درود بھیج سکتا ہے جو ان کا حق ہے۔ انسان تو بس اپنے رب سے یہی کہہ سکتا ہے

”وَلَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ“

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے لیے وہ اپنے رب کے حضور اس تمنا کے ساتھ دست بردار ہو سکتا ہے

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى“

پھر بھی مشائخ کرام، صوفیائے عظام اور حضور سے محبت کرنے والے ان کے غلاموں نے اپنے اپنے حوصلہ کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو درود اپنے رب کے حضور والہانہ عقیدت اور محبت سے پیش کیے ہیں ان کا شمار ہزاروں میں نہیں، لاکھوں میں ہوگا۔ کسی نے چار ہزار درود تک گنے، کسی نے بارہ ہزار تک لیکن حق یہ ہے کہ ان کا ہر امتی جس جس انداز محبت سے درود بھیجتا ہے، اس کا احاطہ ممکن نہیں۔ بایں ہمہ چند درود وہ ہیں جن کو حضور نے پسند فرمایا اور احادیث

میں ان کا ذکر آگیا بعض وہ ہیں کہ آپ نے جب اپنی امت کی کسی جماعت کو کبھی مصیبت میں پایا تو ان کو کوئی درود بطور دعا خواب میں تعلیم فرمایا جو موجب نجات بنا بعض وہ ہیں جو مشائخ کے قلب کی آواز ہیں لیکن ان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدگی کی ہر ثبوت ہے بعض وہ ہیں جن کے پڑھنے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زیارت مبارکہ سے سرفراز فرمایا بعض درود وہ ہیں جن کا کسی خاص موقع پر پڑھنا موجب فلاح اور باعث خیر و برکت ہے۔ ایسے درودوں میں سے چند درود پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔

(۱)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر سے بھر پور پیالہ نوش کرنے کا ارادہ مند ہو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَسْرَ وَاِجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَطْحَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ اجْمَعِيْنَ
يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ۔

اسے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب شفا میں

نقل کیا ہے۔ (فضائل درود ص ۶۵)

ترجمہ (اے اللہ! رحمت بھیج حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر اور ان کی اولاد پر اور ان کی ازواج پر اور فریت پر اور ان کے گھر والوں پر اور ان کے پاکیزہ متبعین پر اور ان کے ساتھیوں پر اور ان کی جماعت والوں پر اور ان سے محبت کرنے والوں پر اور ان کی امت پر اور ہم سب پر بھی ان کے ساتھ، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ کرنے والے۔)

(۲)

بیہقی نے ابوالحسن شافعی سے اپنا خواب نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے حضور سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) امام شافعیؒ نے اپنے رسالہ میں جو درود لکھا ہے آپ کی طرف سے اس کا کیا بدلہ دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا کہ وہ حساب کے لیے نہیں روکے جائیں گے (یعنی قیامت دن ان کا حساب نہ ہوگا) وہ درود شریف یہ ہے :-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ -

ترجمہ۔ (اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر
جتنی مرتبہ کہ ذکر کریں آپ کا ذکر کرنے والے اور درود بھیج حضرت محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) پر جتنی مرتبہ کہ غفلت کریں آپ کے ذکر سے غفلت کرنے والے
(فضائل درود ص ۱۶۹)

(۳)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور حکایت ہے کہ ان کے وصال
کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی۔ انھوں نے
فرمایا کہ یہ پانچ درود شریف میں جمعہ کی رات کو پڑھا کرتا تھا۔ اس درود کو
درود خمسہ کہتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
بَعْدَ مَنْ تَحْمَدُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ بِالصَّلَاةِ
عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ۔ (فضائل درود ص ۱۵۵)

ترجمہ (اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ان لوگوں
کی تعداد کے مطابق جنہوں نے ان پر درود بھیجا۔ اور درود بھیج حضرت محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) پر ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جنہوں نے ان پر درود
نہیں بھیجا۔ اور درود بھیج حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جیسا کہ تو نے

آپ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا اور درود بھیج حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عیا کہ تو پسند فرمائے کہ ان پر درود بھیجا جائے اور درود بھیج حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عیا کہ درود آپ پر بھیجا جانا چاہیے۔

(۴)

اسی طرح درود تَنْجِيْنَا ایک مشہور درود ہے جو ایک بزرگ کو اس وقت عطا ہوا جب ان کا ہزار طرفان میں پھنس گیا، لوگوں نے کہ یہ دنیا شروع کی اس وقت ان پر غنودگی طاری ہوئی اور انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہزار ہزار لوگوں سے کہو کہ ہزار بار مجھ پر یہ صلوٰۃ تَنْجِيْنَا پڑھیں۔ ابھی میں سو بار بھی یہ درود شریف نہ پڑھا گیا تھا کہ ہزاروں کانٹے بدل گیا اور لوگوں نے خلاصی پائی۔

اَنْتُمْ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوَةٌ تَنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَسْرَآلِ وَالْاَقَاتِ وَتَقْضٰى
كُنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَآجَاتِ وَتُطَهَّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ
وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰى
الْعَالٰیاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوَةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ
اِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (ترتیب شریف ص ۱۴)

ترجمہ۔ (اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایسی رحمت کہ تو نجات دے ہمیں اس کی بدولت تمام خوفناک امور اور آفتوں سے اور پورا کر دے تو اس کے ذریعہ ہماری تمام ضرورتوں کو۔ اور پاک کر دے تو ہمیں تمام برائیوں سے، اور سرفراز فرمائے تو ہمیں اس کے وسیلہ سے اپنے پاس اونچے درجوں سے، اور پہنچا دے تو ہمیں اس کے واسطہ سے منزل مقصود کی انتہا پر تمام بھلائیوں کے ساتھ زندگی میں اور مرنے کے بعد، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(از ترتیب شریف ص ۲۰۱)

(۵)

ایک درود شریف جس کو افضل درود کہا گیا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَرْحَمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَعِزَّتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى
نَفْسِكَ وَبِرِئَاةِ عَرْشِكَ وَبِعَدَدِ كَلِمَاتِكَ۔

یہ وہ درود ہے جسے حافظ سخاویؒ نے ام المومنین حضرت جویریہ بنت الحارث کے حوالہ سے افضل ترین درود قرار دیا ہے، جیسا کہ درود کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

ترجہ (اے اللہ! رحمت و سلام اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار، ہمارے مولا اور ہمارے پیارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر (جن کو تو نے) نبی امی (کے لقب سے نوازا) اور ان کی آل، ان کے اصحاب اور ان کی اولاد پر اپنے تمام معلومات کی گنتی کے مطابق اور اپنی تمام مخلوق کی گنتی کے برابر اور اپنی ذات مقدسہ کی رضا (کی مقدار) کے برابر اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی وسعت اور پھیلاؤ کے مطابق)

یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ حضرت مولانا محترم برکت علی صاحب لدھیانوی مدظلہ العالی نے اپنی گرانقدر تالیف ”کتاب العمل بالسنتہ المعروف بہ ترتیب“ شریف میں اس درود پاک سے ہر صفحہ کو مزین کیا ہے۔ یہ دور حاضر کی بہترین طبع شدہ حدیث شریف کی کتاب ہے۔ نہایت خوبصورت تحریر اور دیدہ زیب انداز سے شائع ہوئی ہے۔ تمام احادیث صحاح ستہ اور دوسری کتب احادیث سے منتخب کی گئی ہیں۔ پہلے احکام و اوراد پر، پھر ہر ماہ کے متعلق حضورؐ کے اقوال مبارکہ اور اعمال مبارکہ پر بڑی تقطیع کے ۱۳۰۰ سے زائد صفحات پر یہ کتاب مشتمل ہے اور اسے حضرت نے نفع امت کے لیے فی سبیل اللہ تقسیم فرمایا ہے۔ احقر کو بھی اپنی اس گرانقدر تالیف سے نوازا، جو میرے لیے شمع ہدایت ہے۔ گویا ایک عارفِ کامل نے حدیث شریف کی کتاب

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ
عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ -

(۹)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِ سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ -

(۱۰)

ایک مختصر درود شریف جو بڑی فضیلت کا حامل ہے جس کے
متعلق ایک بزرگ نے فرمایا کہ بندہ رحمت میں ڈھک جاتا ہے :-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ بَعْدَ أَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ صَلَوَةً
دَائِمَةً يَدَاؤِمْ خَلَقَ اللَّهُ -

(اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) پر اور ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر

ادبِ درود - درود شریف پڑھنے والے کے لیے مناسب ہے کہ بدن اور کپڑے
پاک صاف رکھے۔ منشا یہ ہے کہ درود پڑھنے والے کے لیے پاک و صاف ہونا
ضروری ہے۔ دغور نہ بھی ہو تو درود پڑھ سکتا ہے لیکن با وضو درود شریف نور
علی نور ہے ❦

جو تیرے بندے اور تیرے رسول نبی اُمّی لقب ہیں تیری مخلوق کی سانسوں کی گنتی کے برابر، ہمیشہ درود بھیج، جب تک کہ اللہ کی مخلوق قائم ہے۔

(۱۱)

بچوں کے لیے ایک مختصر درود جس میں کوئی نقطہ نہیں

اس درود کے الفاظ کی تعداد کلمہ طیبہ کے الفاظ کی تعداد کے برابر ہے

بچوں کو تعلیم دی جائے ایک بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر

کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ سَاسُؤْلُ اللَّهِ پڑھیں اور پھر یہ

درود پڑھیں تاکہ تمام رحمتیں ان کا نصیبہ ہوں۔ ان شاء اللہ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸)

وہ درود جو استادِ محترم اور دیگر بزرگوں نے عطا فرمائے نفعِ اُمت
کے لیے درجِ ذیل ہیں

(۱)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ، سَيِّدِ الْاَسْرَارِ،
مَهْبِطِ الْوَحْيِ وَالْاَسْرَارِ وَالْاَنْوَارِ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔
(اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو جملہ
انوار کا نور، تمام بھیدوں کا بھید، اور وحی الہی اور اسرار و انوار کے نزول
کا محل ہیں، اور ان کی آل اور برکتیں اور سلامتی ان سب پر)
یہ درود شریف حصولِ عرفان اور قلب کو نور علی نور سے منور کرنے
کا ذریعہ ہے۔

(۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔
(اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار و آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
پر اور ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر جیسا کہ تو

(خود محبوب رکھتا اور پسند کرتا ہے)

استاد محترم حضرت قبلہ احمد عبدالصمد صاحب فاروقی قادری حشمتی
رحمۃ اللہ علیہ نے یہ درود شریف شب معراج میں دیگر عبادات کے ساتھ
۲۰۰ سے ۱۰۰۰ بار تک پڑھنے کی ہدایت فرمائی جیسا کہ خزانہ رحمت میں
لکھا جا چکا ہے۔

(۳)

استاد محترم کا ایک اور عطیہ جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کی نظر التفات کے ساتھ فیضانِ علم و حکمت اور جو دو کرم کا بھی ضامن ہے۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَوْمِ، مَنبَجِ
الْعِلْمِ وَالْحِكْمِ وَإِلَهٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(اے اللہ! رحمتیں نازل فرما حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو سخاوت
و کرم کا مخزن اور علم و حکمت کا سرچشمہ ہیں! اور ان کی آل پر اور برکتیں و سلام بھیج)

۱۔ خزانہ رحمت استاد محترم کے ان اوراد و وظائف اور عبادات کا مجموعہ ہے جو آپ
نے احقر کو تعلیم فرمائیں، اور جن کو ایک کتابچہ کی صورت میں ایجوکیشنل پریس پاکستان چرک
کراچی سے نفع امت کے لیے شائع کر کے تقسیم کیا جا چکا ہے
اسی نام کی ایک کتاب حضرت خلیل الرحمن صاحب نعمانی کی درود شریف سے متعلق
ہے (اس پر اس کتاب کا دھوکا نہ ہو)

(۴)

وہ درود شریف جو استادِ رحمتِ م نے شبِ برات میں چند عبادات کے بعد ایک ہزار بار پڑھنے کے لیے تعلیم فرمایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْأَرْحَمِ -

یہ درود شریف بھی شبِ برات کی عبادات کے ساتھ خزینۂ رحمت میں لکھا گیا ہے۔

(۵)

ایک اور درود شریف جو حضرت قبلہ نے اعمالِ عاشورہ کے ساتھ تعلیم فرمایا۔ خزینۂ رحمت میں ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَظْهَرِ
الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ مِرَاةِ الذَّاتِ مَعْدِنِ الْمَشَاهِدَاتِ
مُخْزَنِ التَّجَلِّيَّاتِ مُوَصِّلِ الْعِبَادِ إِلَى رَبِّ الْأَسْرَابِ
وَالِہِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(اے اللہ! ہمارے سرور و آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرما جو تیرے جمال و جلال کا منظر، تیری ذات کا آئینہ، شاہدات کی کان اور تجلیات کا خزانہ ہیں اور بندوں کو سب سے بڑے رب کی طرف لے جانے والے (اور ملانے والے) ہیں، اور ان کی آل پر بھی، اور

(ان سب پر) برکتیں اور سلام نازل فرما)

(۶)

درود پاک

یہ درود پاک بھی استاذ محترم کا عطیہ ہے، آپ نے اس کو روزانہ ایک بار پڑھنے کی ہدایت فرمائی تھی، یہ درود شریف بھی خزینہ رحمت میں لکھا جا چکا ہے۔ اکثر کتب درود میں اس کی فضیلتوں کا ذکر ہے۔ آئندہ صفحات میں بھی اس کا ذکر آئے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الْبَرَكَاتُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ
الرَّحْمَةُ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْأَسْطِجِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
فِي الصُّورِ وَالْأَوْضَاعِ وَصَلِّ عَلَى إِسْمِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَسْمَاءِ وَصَلِّ
عَلَى نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِي التُّفُوسِ وَصَلِّ عَلَى قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوبِ
وَصَلِّ عَلَى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ وَصَلِّ عَلَى رُوحِهِ
مُحَمَّدٍ فِي الرِّيَاضِ وَصَلِّ عَلَى تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ فِي التُّرَابِ وَ
صَلِّ عَلَى نُورِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَنْوَارِ وَصَلِّ عَلَى جَسَدِ مُحَمَّدٍ
فِي الْأَجْسَادِ وَصَلِّ عَلَى خَصَلَةِ مُحَمَّدٍ فِي الْخِصَالِ وَ
صَلِّ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ

وَأَهْلَ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ
بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ -

(اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جب
تک نماز قائم ہے، اور اے اللہ! درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
پر جب تک برکتیں قائم ہیں۔ اور اے اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) پر درود بھیج جب تک رحمت قائم ہے۔ اے اللہ رحمت نازل
فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر روحوں میں۔ اور درود بھیج محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) پر تمام صورتوں اور شکلوں میں۔ اور درود بھیج محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) کے نام مبارک پر تمام ناموں میں۔ اور رحمت نازل فرما
نفس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر تمام نفوس میں۔ اور رحمتیں نازل فرما قلب
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر تمام قلوب میں۔ اور رحمت نازل فرما قبر محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) پر تمام قبور میں۔ اور رحمتیں نازل فرما روضہ محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) پر تمام باغوں اور روضوں میں۔ اور رحمت بھیج تربت
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر تراب (مٹی) میں۔ اور رحمت بھیج نور محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) پر تمام انوار میں۔ اور درود بھیج جسم محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم) پر تمام اجسام میں۔ اور رحمت بھیج خصلت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
پر تمام خصلتوں میں۔ اور درود بھیج اپنی مخلوق میں بہترین مخلوق محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل، اور ان کے اصحاب اور ان کی ازواج اور ان کی اولاد اور ان کے گھر والوں پر، سب ہی پر ساتھ اپنی رحمت کے لئے سب سے بڑے رحم فرمانے والے، بوسیۃ کلمۃ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ

(۷)

مخدومی و محترمی حضرت حافظ مولوی سید حمایت علی شاہ صاحب قاسمی مدظلہ نے مجھے ازراہ کرم ایک خصوصی درود سے نوازا، جو میرے لیے بے شمار برکتوں کا موجب ہوا۔

الْحَمْدُ لِمَنْ تَقَرَّدَ بِالتَّقْدِمِ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى عَبْدِهِ الْمُحْتَرَمِ الَّذِي جَعَلَهُ بِإِذْنِهِ مُتَصَرِّفًا فِي الْكَوْنَيْنِ فَكَانَ مَحْبُوبَ رَبِّنَا سَيِّدَ الشَّقَلَيْنِ، اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِينَا وَبِعَظَمَةِ إِسْمِهِ تَفَضَّلْ عَلَيْنَا بِبَيْدِكَ الْفَاضِلَةِ وَرَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ وَإِنَّكَ كُنْتَ بِعَبْدِكَ بَصِيرًا وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرًا

(ہدیہ ۲۵، صفر ۱۳۹۲ھ ۱۰ اپریل ۱۹۷۲ء)

ترجمہ (تمام حمد اس ذات کے لیے ہے جو قدیم ہونے میں یکتا و تنہا ہے اور درود و سلام اس کے محترم بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جن کو اس

نے اپنے حکم سے کوئین میں مختار و متصرف بنایا۔ پس ہو گئے وہ ہمارے رب کے محبوب جن والنس کے سردار۔ اے اللہ! ان کو ہم لوگوں کے بالے میں شفاعت کرنے والا بنایا اور ان کے مبارک نام کی بڑائی کی برکت سے ہم پر فضل فرما۔ اپنے بزرگ ہاتھوں اور اپنی وسیع رحمت سے اور بے شک تو اپنے بندوں کا نگران ہے (ان کا دیکھنے والا ہے) اور دعاؤں کو قبول کرنے کے لائق (بھی تو ہی) ہے۔

محترم شاہ صاحب قبلہ نے اپنے گرامی نامہ میں ایک جملہ ایسا تحریر فرمایا ہے جس کو لکھنے کے لیے دل بے تاب ہے، فرماتے ہیں ”اس ذات احد کی احدیت کی طرح ذات احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادیت بھی اپنی جگہ منفرد ہے۔ وہ یکتا، تو یہ بے ہمتا۔ آپ آئینہ حق ہیں اور خاص انتخاب کے لیے اس میں قیل و قال محال ہے۔“

(۸)

مخدومی و محترمی حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب مدظلہ العالی نے بھی ازراہ کرم ایک درود شریف اپنے جج سے واپسی پر مجھے عنایت فرمایا۔ حضرت کا غالباً یہ چونسٹھواں جج تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبت ہی محبت بنادیا، مجھ پر جو کرم فرماتے ہیں وہ ان کا کرم ہے۔ اس درود کو حضرت نے مکمل درود فرمایا۔ جو ان کے ورد میں برسہا برس سے شامل ہے اور بے شمار

فوائد و فیوض و برکات کا حامل ہے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِزَّتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

درود زیارت

اب چند وہ درود شریف لکھنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے جن کا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کا موجب بنا ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہر مومن کو جو درود بھی پڑھے ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے، شرط اخلاص و محبت ہے لیکن بعض درودوں کو بزرگان دین نے نفع امت کے لیے عام فرمایا ہے۔ یہ درود شریف یا تو احادیث مبارکہ سے ماخوذ ہیں یا ان کے وجدان و تجربہ پر مبنی۔

(۱) علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کیا ہے ”مَنْ صَلَّى عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ“

اے یوں تو ہر درود شریف پڑھنے کے لیے بدن کا پاک صاف ہونا ضروری ہے خواہ وضو نہ بھی ہو لیکن کسی درود زیارت کے لیے ضروری ہے کہ با وضو پڑھا جائے اور تعیین وقت اور تعیین عدد کے ساتھ پڑھا جائے۔ بہتر وقت بعد نماز عشاء ہے جس قدر ممکن ہو سکے تصور حضور کی کے ساتھ اور سکون سے درود شریف پڑھیں۔

وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ لَمْ" جو شخص روح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پئے گا اور اللہ جل شانہ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادینگے۔

(فضائل درود شریف ص ۸۷)

چنانچہ یہ درود شریف اس طرح بزرگوں نے تعلیم فرمایا:-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ

یہ درود شریف اضافہ کے ساتھ جیسا کہ استادِ محترم حضرت احمد عبد الصمد صاحب نے تعلیم فرمایا، درود پاک کے نام سے لکھا جا چکا ہے۔

(۲) رأس المحدثین حضرت محمد زکریا مدظلہ العالی نے فضائل درود میں علامہ سخاویؒ ہی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ”جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے وہ یہ درود پڑھے:-“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ،
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ
 جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضور
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا۔

(۳۷) حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ زاد السعید میں تحریر فرماتے ہیں :-
 سب سے لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس
 کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت
 میسر ہوتی ہے۔ بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ
 عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز
 پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیتہ الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ
 اور بعد سلام تلو بار یہ درود شریف پڑھے، ان شاء اللہ تعالیٰ مہینہ جمعہ نہ گزرنے
 پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود شریف یہ ہے :-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَ
 أَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ۔ (زاد السعید ص ۱۲)

۴ ترجمہ گزشتہ صفحات میں لکھا جا چکا ہے۔

(۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک اور درود شریف بھی منقول ہے، موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۲۵ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور بعد سلام یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے، دولتِ زیارت نصیب ہو، وہ یہ ہے:

صَلِّ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاَرْحَمِیَّ (فضائل درود)

(۵) ایک درود کی کتاب میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیۃ الکرسی اور پندرہ بار سُبْحٰنَہٗ وَاَعْلٰہُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ) پڑھے اور نماز ختم کرنے کے بعد ایک ہزار بار درود شریف پڑھے تو ان شاء اللہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک وہ شخص اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاَرْحَمِیَّ۔

(درود شریف اور اس کے برکات و فضائل ص ۲۴۳)

(۶) حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنج مراد آبادی

کا ایک درود مجھے ان کے ایک بزرگ مرید نے عطا فرمایا جو زیارت کے لیے خاص ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ۔

(اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اولاد پر اپنے تمام معلومات کی گنتی کے برابر) حضرت شاہ صاحب نے انھیں بعد نماز عشاء گیارہ سو بار یہ درود شریف پڑھنے کی تاکید فرمائی تھی۔

(۷) میرے ایک اور محترم دوست و کرم فرمانے حضرت مولانا عین القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے یہ درود شریف عطا فرمایا:۔
اللَّهُمَّ بِأَسْمَاءِكَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ
السَّبِيحِ الْأُمِّيِّ الْأَمِينِ الْكَرِيمِ وَالْمُسْتَوْمِنِينَ رَعُوفٍ
شَرِيفِينَ۔

(اے اللہ! برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد رسول اللہ پر جو نبی اُمّی لقب امانت والے، کرم فرمانے والے اور مومنین کے ساتھ بالخصوص بڑے شفقت و رحمت فرمانے والے ہیں۔)

(۸) ایک بزرگ جو درود تاج بڑے اخلاص اور ذوق و شوق سے پڑھنے کے عادی تھے ان کو مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں خصوصی انداز سے طلب فرمایا گیا، جب حضر ہوئے اور اسی ذوق و شوق سے گنبدِ خضر کے سایہ میں درود تاج پیش کیا تو عالم بیدار میں ان کو عالم انوار میں لایا گیا پھر لطف و دیدار اور لطف و ہکلائی سے نوازا گیا اور حکم ہوا کہ اس درود کے ساتھ (شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رباعی) بَلَّغِ الْعُلَمَاءَ بِحِكْمٍ لِّہَا بَہِیْ طُرُوحُہَا، اس روز سے ان کا یہی درود ہے، درود تاج عام ہے البتہ احقران واجب الادب، واجب التعظیم بزرگ کا شکر گزار ہے کہ اس کو انھوں نے اس کے پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی۔

مختصر اویں سمجھ لیجئے کہ آپ کوئی بھی درود شریف پڑھیں، ہر درود موجب زیارت ہو سکتا ہے، شرط صرف اخلاص و محبت ہے۔ یوں حضور رحمۃ للعالمین ہیں کبھی کسی پر اس طرح بھی لطف و کرم فرماتے ہیں کہ اس کا اس کو سان و گمان بھی نہیں ہو سکتا۔

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي مِنْ زِيَادَةِ رِسْوَلِكَ مَا رَزَقْتَ أَوْلِيَاءَكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ وَاعْفُ عَنِّي يَا خَيْرَ مُسْئِلٍ ۞

پنجم

بَابُ السَّلَامِ

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ

بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -

اس مقدس باب میں داخل ہونے کے لیے بہتر ہے کہ اسی سلام سے ابتداء کی جائے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے وقت تعلیم فرمایا۔ یہ مختصر بسم اللہ اور سلام اپنے آغوش میں ان لاتعدادی رحمتوں کو سمیٹے ہوئے ہے جن کا کچھ ذکر رسالہ کے ابتدائی اوراق میں آچکا ہے نہ درودوں کی کوئی حد ہے نہ سلاموں کی کوئی انتہا۔ جہاں رب العزت خود درود و سلام بھیجتا ہو، وہاں کائنات کی کون سی شئی ہوگی جو اس فریضہ کی ادائیگی میں اپنے اپنے انداز میں مصروف نہ ہو اور جو رحمتِ خاص سے مستفیض نہ ہو رہی ہو۔

چند سلام جو احادیث مبارکہ سے ماخوذ ہیں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ خصوصی کے آئینہ دار ہیں تیرا لکھے جاتے ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عَبْدِهِ الْمُصْطَفَى

(۱)

وہ سلام جو معراج کی یادیں لیے ہوئے ہے اور نمازوں میں پڑھا جاتا ہے :

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ - السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

(ساری عبادات قولی و فعلی اور مالی اللہ ہی کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل ہوں) سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں)

یہ التحیات معمولی تغیر کے ساتھ مختلف احادیث میں آئی ہے لیکن سلام کا حصہ ہر ایک میں ایک سا ہے۔

(۲)

اللہ کے گھر مسجد میں اللہ کی بندگی کے لیے داخل ہوتے ہیں وہاں بھی رسول ہی سے اللہ کو پانا ہوتا ہے۔

ایک سلام جو احادیث میں مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کے لیے عطا ہوا یہ ہے۔

سَلَامٌ عَلٰی النَّبِيِّ الْاَكْرَمِ

(حضرت ابو ہریرہ - ترتیب شریف ص ۴۷)

(۱۳)

ایک خصوصی سلام جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری کے وقت ادب و تعظیم کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، اس تصور کے ساتھ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سماعت فرما رہے ہیں، دیکھ رہے ہیں۔

اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ - اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔
اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ - اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ذات آپ پر سلام ہو۔

اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَيْرَةَ اللّٰهِ - اے اللہ کی سب سے زیادہ برگزیدہ ہستی آپ پر سلام ہو۔

اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ - اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو۔
اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدِیْ وَوَلَدِیْ اَدَمَ - اے تمام اولاد آدم کے سرور آپ پر سلام ہو۔
اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ - اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو۔ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
یا رسول اللہ بے شک میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ
وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے
بندے اور اس کے رسول ہیں۔

وَأَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَغْتَ الرِّسَالَاتِ
وَأَذَيْتَ الْأَمَانَةَ
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام
(حق) پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی

وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ
الْغُمَّةَ، فَجَزَاكَ اللَّهُ
خَيْرًا جَزَاكَ اللَّهُ
عَمَّا أَفْضَلَ مَا جَازَى
نَبِيًّا
اور امت کی خیر خواہی فرمائی اور آپ نے
بے چینی دور فرمادی پس اللہ تعالیٰ آپ کو
بہترین جزا دے، اللہ ہماری جانب سے
آپ کو جزا دے، افضل اس سے جو اس نے
کسی نبی کو دی ہو۔

عَنْ أُمِّتِهِ - اللَّهُمَّ اعْطِ
سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ
مُحَمَّدًا مِنَ الْوَسِيْلَةِ
وَالْفَضِيْلَةِ وَالْدَّرَجَةِ
الرَّفِيْعَةِ
ان کی امت کی طرف سے۔ اے اللہ!
ہمارے سرور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جو
تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں
وسیلہ اور فضیلت
اور درجہ بلند تر عطا فرما اور انھیں

الرَّفِيْعَةِ

وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّا فَحَّمُوْا اِنْ
 الَّذِي وَعَدْتَهُ اِنَّكَ
 لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
 وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ
 عِنْدَكَ، اِنَّكَ سُبْحَانَكَ
 ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

مقام محمود میں پہنچا دے جس کا تو نے ان
 سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو
 وعدہ خلافی نہیں کرتا اور ان کو اپنے
 نزدیک مقرب درجہ عطا فرما۔ بیشک
 تو ہی پاک ہے (اور) عظیم احسان
 والا ہے۔

(۴)

اکثر درود مند درود و سلام دونوں کی ملا کر یوں بھی پیش کرتے ہیں :-
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَةَ اللّٰهِ
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَ
 خَلْقِ اللّٰهِ
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدَ
 الْمُرْسَلِیْنَ
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَاتَمَ

آپ پر درود و سلام اے اللہ کے رسول۔
 آپ پر درود و سلام اے اللہ کے نبی
 آپ پر درود و سلام اے اللہ کی برگزیدہ ہستی
 آپ پر درود و سلام اے اللہ کی مخلوق
 میں سب سے بہتر ذات
 آپ پر درود و سلام اے اللہ کے حبیب
 آپ پر درود و سلام اے رسولوں
 کے سردار۔
 آپ پر درود و سلام اے خاتم

النَّبِيِّ
الصلوة والسلام عليك يا رسول
سرب العالمين
آپ پر درود و سلام اے رب العالمین
کے رسول
آپ پر درود و سلام اے قائدان لوگوں
کے جو (قیامت کے دن) روشن چہرے
اور روشن ہاتھ پاؤں والے ہوں گے
یا رسول اللہ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ
لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔
یارسول اللہ میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں
کہ بلاشبہ آپ اللہ کے بند اور اس کے رسول ہیں۔

(۵)

مواجه شریف کے سامنے آکر باادب دست بستہ بارگاہ نبوی میں
یوں بھی سلام پیش کرتے ہیں :-

السلام عليك ايها النبي السيد الكريم والرسول العظيم
الرعوف الرحيم ورحمة الله وبركاته۔
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله۔
الصلوة والسلام عليك يا نبي الله۔
الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله۔

الصَّالُوۡةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ -
 الصَّالُوۡةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیۡنِ عِنْدَ اللّٰهِ -
 الصَّالُوۡةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مَنْ اَمْرُ سَلَهٗ اللّٰهُ تَعَالٰی
 رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیۡنَ

اَسْفَحْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِجَارِئِنَا وَلِمَشَاجِنَا وَلِاَسَاتِدَتِنَا
 وَلِمَنْ اَوْصَانَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلَامٌ عَلَیْكَ يَا سُلْطٰنَ الْاَنْبِیَآءِ
 وَالْمُرْسَلِیۡنَ

الصَّالُوۡةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
 (۶)

بعض لوگ مجبوراً مختصر آویں بھی سلام پیش کرتے ہیں
 یَا نَبِیُّ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْكَ
 یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْكَ
 لیکن ان کے تھر تھراتے ہوئے ہونٹ اور اشک بار آنکھیں ان کے
 قلب کی ترجمان ہوتی ہیں۔

(۷)

اب اس مختصر نذرانہ صلوة و سلام کو حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے اس درود پر جو سلام کا انداز لیے ہوئے ہے ختم کیا جاتا ہے، یہ وہ درود و سلام ہے جس کے باعث شبلی علیہ الرحمۃ کو حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ہر فرض نماز کے بعد یہ آیات پڑھا کرتے پھر تین بار صلاۃ پیش فرماتے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ
رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(التوبة : ۱۲۸-۱۲۹)

صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

ترجمہ (بے شک (اے مسلمانو!) تمہارے پاس تم ہی میں سے
(شریف تر پاک نفوس میں سے) ایک رسول آئے ہیں (ان کی کیفیت یہ کہ)

جو تکلیف تم کو پہنچتی ہے، وہ (تم سے زیادہ) ان پر (ان کے قلبِ اطہر پر) گراں گزرتی ہے (اور) تمہارے لیے (تو وہ رحمت و خیر کی) فراوانی کے طالب رہتے ہیں (اور) مومنوں کے حق میں تو وہ نہایت شفیق و مہربان ہیں) پھر اس کے بعد اگر یہ لوگ رد گردانی کریں (آپ کا حکم نہ مانیں، آپ کی قدر نہ کریں) تو آپ فرما دیجئے کہ میرے لیے تو اللہ کافی ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عمل عظیم کا مالک ہے

اس کے بعد حضرت نبلی تین بار فرماتے، درود ہو آپ پر اے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم)

تقہ

آئیے

جب اللہ کے کرم نے اپنے حبیب پاک و عارف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم تصور سے قریب فرمایا تو کیوں نہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں اور پہلے وہی دعا کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر تہجد کے وقت اپنے رب سے کیا کرتے تھے کہ امت کے پیش نظریہ منزل بھی رہے، کیا عجب ہے کہ اس کا کچھ فیض ہمارے نصیب میں بھی آجائے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَ نُورًا فِي قَائِرِي
و نُورًا بَيْنَ يَدَيَّ وَ نُورًا مِّنْ خَلْفِي وَ نُورًا عَن
يَمِينِي وَ نُورًا عَن شِمَالِي وَ نُورًا مِّنْ فَوْقِي وَ نُورًا
مِّنْ تَحْتِي وَ نُورًا فِي سَمْعِي وَ نُورًا فِي بَصَرِي وَ نُورًا
فِي شَعْرِي وَ نُورًا فِي بَشَرِي وَ نُورًا فِي لَحْمِي وَ نُورًا
فِي دَمِي وَ نُورًا فِي عِظَامِي، اللَّهُمَّ اكْثِرْ لِي نُورًا وَ
اَعْطِنِي نُورًا وَ اجْعَلْ لِي نُورًا۔

اے اللہ! کر دے میرے لیے، نور میرے دل میں اور نور میری قبر میں
اور نور میرے آگے اور نور میرے پیچھے اور نور میرے دائیں اور نور

میرے بائیں اور نور میرے اوپر اور نور میرے نیچے اور نور میرے کان میں اور نور میری آنکھ میں اور نور میرے بالوں میں اور نور میری جلد میں اور نور میرے گوشت میں اور نور میرے خون میں اور نور میری ہڈیوں میں۔ اے اللہ! پر عظمت کر دے میرے لیے نور کو اور عطا کر مجھے نور اور بنا دے میرے لیے نور ہی نور)

(ترتیب شریف ص ۲۴۶)

(یعنی میں نور ہی نور ہو جاؤں، نور بن کر نور کو دیکھ لوں، بالوں) شاید اس دعا کے صدقہ میں ہماری یہ دعا قبول ہو جائے جس کی تعلیم قرآن نے بھی مختلف انداز سے بارہا دی ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا نُورَنَا وَاجْعَلْ لَنَا خَيْرَ الْغَافِرِينَ۔ وَاجْعَلْنَا وَاجْعَلْ لَنَا خَيْرَ الْغَافِرِينَ۔

(اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے ہمارے نور کو مکمل فرما دے اور ہم کو بخش دے اور بے شک تو بڑا بہترین بخشنے والا ہے اور ہم پر رحم فرما کہ بلاشبہ تو بہترین رحم فرمانے والا ہے)

آپ کے لیے رسالہ ختم ہوا لیکن یہ میرا زادِ راہ ہے

میرے لیے وقت آگیا کہ سر بسجود ہو کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا زبان پر لاؤں جس کی ہدایت میرے محترم حضرت مولوی سید حمایت علی شاہ قاسمی مدظلہ العالی نے اپنے گرامی نامہ میں مجھ ناچیز کو فرمائی اور فرمایا ”یہ وہ دعا ہے جو آخر وقت حضور علیہ الصلوٰات والتسلیمات کی مبارک زبان پر آئی، میں نقل کرتا ہوں تم بھی کہہ لیا کرو۔“

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاحْقِنِي بِالرَّحْمَةِ.

رب العزت ایک گنہگار تیرے دربار میں حاضر ہے اور آج تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے صدقہ میں جس کے صلہ میں دو جہاں بھی، سچ ہیں تجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکوش رحمت میں خاتمہ بالآخر کا طالب ہے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

رسالہ ختم کرنے سے پہلے آئیے ایک نذرانہ عقیدت و پریش کر لیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ہدیہ سلام بحضور خیر الانام (صلی اللہ علیہ وسلم)
 حضرت قبلہ استاد محترم کا وہ منتخب سلام جو وہ بالعموم ربیع الاول

کی محفل میلاد میں بڑے ذوق و شوق سے سنتے اور اکثر خود بھی پڑھتے
 سلام لبوں پر بڑھتا اور موتی کی لڑیاں آنکھوں سے جاری ہوتی ہیں۔

يَا شَفِيعَ الْوَرَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
 خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
 أَحَدٌ لَيْسَ مِثْلَكَ أَحَدٌ
 وَاجِبٌ حُبُّكَ عَلَى أَمْرِ خَلْقٍ
 أَعْظَمُ الْخَلْقِ أَشْرَفُ الشُّرَفَاءِ
 كَشَفْتَ مِنْكَ ظُلْمَةَ الظُّلَمَاءِ
 طَلَعْتَ مِنْكَ كَوْكَبُ الْعُرْفَانِ
 مَهْبِطُ الْوَحْيِ مَنَزِلُ الْفُرَاتِ
 إِنَّكَ مَقْصِدِي وَمَلْجَأِي
 مَظَلِّي يَا حَبِيبِي لَيْسَ سِوَاكَ
 مَقْصِدِي يَا حَبِيبِي لَيْسَ سِوَاكَ
 يَا نَبِيَّ الْهُدَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
 سَيِّدُ الْأَصْفِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
 مُجْتَنِبِي مُصْطَفَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
 يَا حَبِيبَ الْعَالِي سَلَامٌ عَلَيْكَ
 أَفْضَلُ الْأَزْكَيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
 أَنْتَ بَدْرُ الدُّجَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
 أَنْتَ شَمْسُ الضُّحَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
 أَنْتَ نُورُ الْهُدَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
 إِنَّكَ مُدَّعَا سَلَامٍ عَلَيْكَ
 أَنْتَ مَطَاوِبُنَا سَلَامٌ عَلَيْكَ
 أَنْتَ مَقْصُودُنَا سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَيِّدِي يَا حَبِيبِي مَوْلَايَ لَكَ رُوحِي فِدَا سَلَامٌ عَلَيْكَ
 سَيِّدِي يَا حَبِيبِي مَوْلَايَ لَكَ أَهْلِي فِدَا سَلَامٌ عَلَيْكَ
 شَفِّعِي يَا حَبِيبِي يَوْمَ الْجَزَاءِ أَنْتَ شَافِعُنَا سَلَامٌ عَلَيْكَ
 وَصَلَاةُ اللَّهِ عَلَى الْمُصْطَفَى أَفْضَلُ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
 هَذَا قَوْلُ غُلَامِكَ عِشْقِي مِنْهُ يَا مُصْطَفَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ط

تمت بالخیر

- ۱۔ شَفِيعُ النَّوَرِی - مخلوق کی شفاعت کرنے والے۔
- ۲۔ سَيِّدُ الْأَصْفِيَاءِ - برگزیدگان کے سردار۔
- ۳۔ أَفْضَلُ الْأَرْكَبِیَّاءِ - پاکبازوں میں افضل۔
- ۴۔ كَشَفْتَ مِنْكَ ظُلْمَةَ الظُّلَمَاءِ - آپ کی بدولت بے پناہ تاریکیاں چھٹ گئیں۔
- ۵۔ بَذَرُ الدُّجَى - تاریکیوں کو دور کرنے والے روشن ترین کامل ترین چاند۔
- ۶۔ كَوَكَبُ الْعِرْقَانِ - معرفت کے روشن ستارے۔
- ۷۔ شَمْسُ الضُّحَى - پاشت کے (وقت کے) آفتاب۔
- ۸۔ مَهْبِطُ الْوَحْيِ - مجسم مقامِ نزولِ وحی۔
- ۹۔ مَنَزِلُ الْقُرْآنِ - نزولِ قرآن کا محلِ محترم۔
- ۱۰۔ مَقْصِدِي وَمُلْجَايَ - میرے مقصود اور میری پناہ۔
- ۱۱۔ لَكَ رُوحِي فِدَا سَلَامٌ عَلَيْكَ - آپ پر میری روحِ خدا (اللہ کے حبیب) آپ پر سلام۔

